آئینہ جواُن کو دکھایا تو........

(شیخ راحیل احمد۔ جرمنی)

نوٹ :۔ یہ مضمون میرے زیرِ تصنیف ایک رسالے کا ایک حصہ ہے۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی پر مسلمانوں کا الزام ہے مرزا صاحب نے اپنی زبان اور قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی، قادیانی اس الزام کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں۔ چونکہ یہ مضمون اس موضوع کا کافی حد تک احاطہ کرتا ہے اس لئے اسکو اشاعت کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ نے توفیق دے دی تو انشاءاللہ تعالےٰ مکمل رسالہ بھی جلد آ جائے گا۔

اگر اس مضمون کو کوئی قادیانی (احمدی) کہے کہ اس میں سخت الفاظ ہیں تو اسکے لئے پہلا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب کے بالمقابل اگر دیانتداری کے ساتھ موازنہ کریں گے تو وہ ایسا سوال ہی نہیں اُٹھائیں گے۔ لیکن اگر اسکے باوجود کوئی صاحب یہ اعتراض کرنا ہی چاہتے ہیں تو مرزا صاحب کی تحریر سے ہی جواب پیش خدمت ہے، ارشاد کرتے ہیں، ''دشنام دہی اور چیز ہے اور بیان واقعہ کا گو وہ کیسا ہی تلخ اور سخت ہو دوسری شے ہے۔ ہر ایک محقق اور حق گو کا یہ فرض ہوتا ہے کہ سچی بات کو پورے پورے طور پر مخاطب گم گشتہ کے کانوں تک پہنچا دے اور پھر اگر وہ سچ سن کر افروختہ ہوتا ہے تو ہوا کرے''۔ ازالہ اوہام / رخ، ج ۳ / ص ۱۱۲۔

۞۔۞۔۞۔۞۔۞

دین اسلام نے جہاں دنیا پر اور بہت سے احسان کئے ہیں اور نسل انسانی کا شرف قائم کیا ہے، وہاں ایک احسان یہ بھی کیا ہے جسکی طرف بہت کم توجہ ہوئی ہے اور وہ یہ کہ اسلام نے تمام سابقہ انبیاء اللہ کا شرف قائم کیا ہے اور ان کی سچائی کی گواہی دی ہے اور مزید یہ کہ انبیاء علیہم السلام کو انکی اپنی ہی امتوں کی لگائی ہوئی تہمتوں سے بھی پاک صاف کر کے ان کی عصمت وعفت کو اجاگر کیا ہے۔ ان انبیاء میں سے خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریمؑ کا ذکر کرتے ہوئے نہ صرف انکی عظمت اور بڑائی کا ذکر کیا ہے بلکہ انکی پاکدامنی کی گواہی بھی دی ہے اور رسول کریم ﷺ نے تو کئی بار انکے دوبارہ نازل ہونے کی خبر بھی دی ہے۔

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰؑ کا کئی جگہ ذکر آتا ہے، ہم صرف دو حوالے پیش کرتے ہیں، قران فرماتا ہے:۔

۞:۔ ''اور جب ملائکہ نے کہا کہ اے مریم! اللہ نے یقیناً تجھے برگزیدہ کیا ہے اور پاک کیا ہے اور سب جہانوں کی عورتوں کے مقابلے میں تجھے چن لیا ہے''۔

سورۃ آلِ عِمران، آیت ۴۳۔ آگے دوسری آیت میں فرماتا ہے :۔

۞:۔ ''جب فرشتوں نے کہا تھا کہ اے مریم! اللہ تجھے اپنے ایک کلام کے ذریعہ (ایک لڑکے کی) بشارت دیتا ہے۔ اُس کا نام عیسیٰ بن مریم ہوگا۔ جو دنیا میں اور آخرت میں صاحب منزلت ہوگا اور مقربوں میں سے ہوگا''۔ آلِ عمران، آیت ۴۶

حدیث شریف میں رسول کریم ﷺ سے مروی ہے:۔

۞:۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عنقریب تم میں ابن مریم حاکم اور عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے، پس صلیب کو توڑیں گے اور لڑائی کو موقوف کردیں گے۔ صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، نمبر ۲۶۸۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے جب اپنی زندگی کا آئندہ سفر مذہب کے لبادہ میں شروع کرنے کا فیصلہ کیا یا کرایا گیا:۔

۞:۔ تو وہ ہمدرد اسلام اور مناظر اسلام کے روپ میں جن اعتقادات، نظریات، اور خیالات کے روپ میں سامنے آئے۔ اُس وقت انہوں نے جو اپنے عقائد ظاہر کئے اور تحریر کئے وہ وہی بنیادی عقائد تھے، جو کہ تیرہ سو برسوں سے اُمت مسلمہ کے عقائد تھے۔ اسکے بعد انہوں نے براہین احمدیہ کا اسلام کی تاریخ میں سب سے زیادہ نادر اور غیر متنزل کتاب ہونے کا شوشہ چھوڑا، اور اس کتاب کے ساتھ مجدد ہونے کا بھی خود ساختہ دعویٰ کیا، اس کتاب میں مرزا صاحب نے اپنے آئندہ کے منصوبوں کی چھپی ہوئی بنیادیں رکھ دیں یا رکھوائی گئیں۔

۞:۔ مرزا صاحب جو کہ مدعی مجدد، مسیح، مہدی اور مزید سو سے زیادہ دعاوی کے ساتھ نہ صرف مدعی نبوت بلکہ خدائی کے بھی مدعی ہیں، نے اپنے دعوں کے شروع میں ہی ابھی جب ملہم اور مجدد کا دعویٰ کیا تو ساتھ ہی الہاماً اپنی فطرت کو حضرت مسیح علیہ السلام کے مشابہ قرار دیدیا، اسکے بعد اپنے کو حضرت مسیح علیہ السلام کی پیشگوئی میں شریک قرار دیا۔ اسکے بعد اپنے آپ کو مثیل مسیح قرار دیا۔ پھر موعود مثیل مسیح بن گئے۔ پھر جب انکے ساتھ کچھ نیچری ۹۰-۱۸۸۹ء میں (یعنی سر سید احمد خان مرحوم بانی علیگڑھ یونیورسٹی کے

حلقہ ارادت میں شامل) مرزا صاحب کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے یا شامل کروائے گئے تو مرزا صاحب کے ارادوں کو تقویت ملی۔

۞:۔ بقول ان کو بارش کی طرح الہام ہونے شروع ہو گئے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم نہ صرف فوت ہو چکے ہیں بلکہ قرآن کریم میں تین جگہ سے انکی موت ثابت ہے (جو اگلی کتاب میں تیس جگہ بن گئی) لیکن اس میں حیرت کی بات ہے کہ جس بات کے لئے (مرزا صاحب کا) خدا تین سال بارش کی طرح الہام کر کے مرزا صاحب کو بتا رہا ہے اور سمجھا رہا ہے اور مرزا صاحب (بقول خود ڈھنک ڈھنک کر نخرے کر رہے ہیں کہ میں نہ مانوں) کو الہام سمجھنے یا ماننے میں تین سال کا عرصہ لگتا ہے، وہ بات سر سید احمد خان اپنی تفسیر قرآنی (تفسیر احمدی) میں ۱۸۷۲ء میں ہی بغیر کسی الہام کے بیان کر کے شائع بھی کر بیٹھے تھے کہ ''قرآن پاک میں تین جگہ سے وفات عیسیٰؑ ثابت ہوتی ہے''۔

۞:۔ خیر مرزا صاحب نے امت مسلمہ کے چودہ سو سالہ عقیدہ کے برخلاف حضرت عیسیٰؑ کی وفات کا اعلان کر دیا اور اعلان کرنے کے ساتھ ہی اپنے آپ کو مثیل عیسیٰ یا مثیل مسیح قرار دیا اور اپنے آپ کو حضرت عیسیٰ کے متشابہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں،''اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں''۔ براھین احمدیہ، ر خ، ج ۱، ص ۵۹۳۔ پھر مشابہت سے چھلانگ لگا کر مثیل بنے اور وہاں سے جست لگا کر ڈائریکٹ مسیح موعود بن گئے اور مسیح ابن مریم بھی بن گئے وغیرہ وغیرہ۔

لیکن جو بات ہم آج بیان کرنے والے ہیں رسول پاک ﷺ کی زندگی میں اور انکے بعد اب تک کتنے ہی کاذب مدعی نبوت یا مدعی مہدویت ہوئے لیکن ان میں سے شاید ہی کسی نے انبیاء کرام، صحابہ کرام، اور اسلام و دوسرے مذاہب کی مقدس ہستیوں پر تنقید یا اتنے گندے حملے کئے ہوں جتنے اور جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے کئے ہیں، اور جب ہم مرزا صاحب کی تحریریں پڑھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ صاحب ان مقدس ہستیوں کے لئے دل میں تہ در تہ نفرت کے پہاڑ چھپائے پھرتے ہیں۔ اس مضمون میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف مرزا صاحب نے جو دل آزار باتیں کہیں، یہاں انکا مختصر ذکر اور رد ہے۔ تمام حوالے اور تجزیہ تو ایک پوری کتاب کا بلکہ کئی کتابوں کا متقاضی ہے۔

۞:۔ اس مضمون میں مختصراً یہ دکھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ مرزا صاحب کس جوہر کے ٹکڑے اور کس درخت کا پھل ہیں، کیونکہ انہوں نے نعوذ باللہ حضرت مسیح علیہ السلام کو اسی درخت کا پھل قرار دیا ہے اور اسی جوہر کا دوسرا ٹکڑا قرار دیا ہے۔ جس جوہر سے یہ ہیں تو مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف جو خامہ فرسائیاں کی ہیں در اصل حضرت عیسیٰ پر الزامات نہیں بلکہ مرزا صاحب نے آئینہ میں اپنے اعمال کو دیکھ کر یہ سب کہا اور یہ سب مرزا صاحب، انکی اولاد اور جماعت کے لٹریچر سے ثابت ہے اب ایک جوہڑ کے باسی (قادیان کا سب سے بڑا جوہڑ جہاں گندہ پانی اکٹھا ہوتا ہے وہ ''ڈھاب'' کے نام سے موسوم ہے اور مرزا صاحب بچپن اور نوعمری میں اس میں تیرا کرتے تھے، یہ انکی اپنی تحریروں سے ثابت ہے) کے عکس، جو آئینہ دیکھنے کے بعد مرزا صاحب کو نظر آئے، اور جو قادیان کی ڈھاب کا گندا انکے جسم کے اندر اُترا، وہ اب انکی تحریروں اور مُنہ سے باہر آ رہا ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بے بنیاد الزامات۔ اس مضمون میں الزام لگانے والے کی کسی حد تک اپنی اصل حالت اور کیریکٹر، دونوں ہی پیش خدمت ہیں۔

الزامات مرزا اور انکا جواب

مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بے شمار و بے بنیاد الزامات لگائے ہیں اس مضمون میں ہر الزام کو شامل نہیں کیا گیا، کیونکہ ممکن نہیں مگر کچھ الزامات کو۔ تمام الزامات پر بات کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب چاہئے ہوگی۔

الزام / توہین:۔

۞:۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں،''ہاں آپکو (حضرت عیسیٰ۔ ناقل) گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی''۔ انجام آتھم / ر خ، ج ۱۱ / ص ۲۸۹

۞:۔ تضادات کے شہنشاہ مرزا صاحب، کتنی ثقاوت قلبی کے ساتھ حضرت عیسیٰ کی اخلاقی تعلیم کے ذکر میں فرماتے ہیں۔ ''پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا''۔ ر خ، ج ۲۰، ص ۳۴۶۔

جواب:۔ کیا اللہ تعالےٰ نے کسی اور ایسے شخص کو بھی بطور نبی اللہ بھیجا ہے جو بدزبان یا گالیاں دینے والا ہے اگر نہیں تو صرف ایک ہی نبی ایسا بھیجنا تھا جو صرف مرزا صاحب اور انکے راہبر یہودیوں کو ہی گالیاں دینے والا سفلہ اور کمینہ شخص نظر آتا ہے۔ ایک کتاب میں مرزا صاحب گالیاں دینے والوں کے بارہ میں لکھتے ہیں، مجھے یقین ہے کہ میری طرح یقیناً آپ بھی مرزا صاحب کی اس بات میں تائید کریں گے۔

۞:۔ فرماتے ہیں ''گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے''۔ ست بچن، ر خ، ج ۱۰، ص ۲۰۔ آپ سوچتے ہوں گے کہ ایسی بات کہنے والا کبھی کمینہ پن اور سفلہ پن

نہیں کریگا اور کم از کم خود سفلہ اور کمینہ نہیں بنے گا۔ کجا کہ یہ فتویٰ دے کہ اللہ تعالےٰ کے نبی سفلوں اور کمینوں کی طرح گالیاں دیتے ہیں۔

۞:۔ مرزا صاحب نے اپنی ایک نظم میں لکھا ہے **"سنکر گالیاں تم دعا دو ۔ پا کر دکھ تم آرام دو"** اور ان کے صاحبزادے مرزا محمود صاحب اپنی ایک نظم میں ارشاد فرماتے ہیں **"چھوڑ دو رنج و عداوت ترک کر دو بغض و کیں ۔ پیار و اُلفت کو کرو تم جان و دل سے اختیار"**۔

۞:۔ لیکن مرزا قادیانی صاحب کے ان ارشادات نبوتانہ کے متعلق کیا خیال ہے میرے احمدی دوستوں کا، **"اور لئیموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے۔ سفیہوں کا نطفہ، بدگو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کر کے دکھانے والا منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے"** حقیقة الوحی تتمه، ر خ ج ۲۲، ص ۴۴۵ ۔

۞:۔ مرزا صاحب کو پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے اپنی کتاب "سیف چشتیائی" بھجوائی تو وہ کتاب کو ہاتھ میں لیتے ہی ایک نظر میں سمجھ گئے کہ یہ کتاب ضربِ مومنانہ ہے اس پر پیر صاحب کے بارے میں "اپنے پیار کے جذبات" کا اظہار ایسے کرتے ہیں، **"کذاب۔ خبیث۔ مزوّر۔ بچھو کی طرح نیش زن۔ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر خدا کی لعنت ہو تو ملعون کے سبب ملعون ہوگئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی"** اعجاز احمدی ،روحانی خزائن، جلد ۱۹، صفحه ۱۸۸ ۔ اب دیکھیں کہ کیا اخلاق ہے، پیر صاحب کو انکی لاجواب کتاب اور انکے خیالات کا رَد کرنے پر تو جو کہا یا نہ کہا بعد کی بات، مگر اس میں گولڑہ کی زمین کا کیا قصور ہے کہ مرزا صاحب اپنے اخلاق کا اس پر بھی غضب نازل کر رہے ہیں اور وہ بھی تا قیامت؟؟

مرزا صاحب جو پھول پیش کر رہے ہیں نا اسکا صرف ایک نمونہ پیش کیا ہے؟ ورنہ مرزا صاحب کی ہر کتاب سے اس سے بھی زیادہ سخت نمونہ جات موجود ہیں۔ ایسی بے شمار مثالیں ہیں، جنکو پڑھنے کے بعد آپ مرزا صاحب کو بلا تردد نبی مغلظات تسلیم کر لیں گے، خواہشمند کو حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں۔

الزام / توہین:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مزید فرماتے ہیں، **"یسوع (عیسیٰ علیہ السلام) دراصل مرگی کی بیماری میں مبتلا تھا اور اس وجہ سے ایسی خوابیں بھی دیکھا کرتا تھا.......... یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہوگیا تھا"**۔ ست بچن، ر خ، ج ۱۰، ص ۲۹۵۔

جواب:۔ حضرت عیسیٰ علیہا لسلام اور دوسرے تمام برحق انبیاء اللہ کے بارہ میں قرآن کریم ان خیالات کی تردید کرتا ہے۔ لیکن آیئے دیکھیں مرگی کو ہسٹیر یا بھی کہتے ہیں، کیا اس کا بھی کوئی کردار نبی قادیان مرزا صاحب کی زندگی میں ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نہ صرف ہے بلکہ ایک بڑی وجہ مرزا صاحب کی نبوت کی مرگی یا ہسٹیر یا بھی ہی ہے!

۞:۔ ذرا دل تھام کر کہ مرزا غلام اے صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد، ایم اے اپنی مرتب کردہ کتاب سیرت المہدی میں مرزا صاحب کے سالے ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل کے حوالے سے کیا لکھتے ہیں، **"ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹیر یا ہے، بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے"**۔ سیرت المہدی / ج دوئم / ص ۵۵ / مرتب مرزا بشیر احمد پسر مرزا غلام احمد قادیانی۔ اسکے علاوہ مرگی کو سرع کہا جاتا ہے اور مرزا صاحب کے بڑے بھائی بھی اسی بیماری میں فوت ہوئے اور خود مرزا صاحب نے بھی اسکا اپنی بیماریوں میں کئی بار اقرار کیا ہے۔

۞:۔ لکھتے ہیں کہ **"دیکھو میری بیماری کے متعلق آنحضرت نے پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی، آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اُترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی، سو اسطرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی یعنی مراق اور ایک نیچے کی یعنی کثرت بول"**۔ اخبار بدر / ۷ جون ۱۹۰۲ء و تشھیذ الاذہان جون ۶ ۱۹۰ء ۔ چونکہ مرزا صاحب نے خود بھی تسلیم کر لیا اور دوسری جگہ یہ تشریح بھی کر دی ہے کہ مرگی کا مریض اوٹ پٹانگ خوابیں دیکھتا ہے تو پھر مرزا صاحب کی خوابیں بھی اوٹ پٹانگ ہوگئیں اور نبی کی خابیں اوٹ پٹانگ نہیں ہوتیں اسی لئے اللہ نبی کو ایسے امراض سے محفوظ بھی رکھتا ہے جن امراض میں مرزا صاحب مبتلا ہونے کا دعویٰ کرتے تھے۔

۞:۔ مرزا صاحب کے دست راست و پہلے قادیانی خلیفہ، مشہور اور شاہی حکیم جناب نورالدین بھیروی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔ **"چونکہ مالیخولیا جنون کا ایک شعبہ ہے اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ اور مالیخولیا مراق میں دماغ کو ایذا پہنچتی ہے، اس لئے مراق کو سر کے امراض میں لکھا ہے"**۔ بیاض نورالدین / جز اول / صفحه ۲۱۱ ۔ کہتے ہیں کہ بیماری اور صحت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مومنوں کو بھی ایذا نہیں پہنچاتا تو کیا انبیاء کو ایذا والی بیماری میں مستقل مبتلا کریگا؟ اسکی تفصیل تو بہت ہے لیکن یہاں بطور نمونہ اتنا ہی کافی ہے۔

۞:۔ مرزا صاحب کو مراق کے مریض ہی کی طرح خواب آتے تھے! کبھی خوابوں میں ننگی عورتیں نظر آتی تھیں اور کبھی وہ کشفاً خدا بنتے تھے، کبھی پیٹ پھٹے ہوئے ملتے تھے، کبھی مرغی انکے لئے چندہ مانگتی تھی اور کبھی بلیوں کو پکڑ کر خواب میں انکے ناک رگڑ رگڑ کر مار دیتے تھے۔ اور انتہا یہ ہے کہ کبھی یہ اپنے کو عورت کے روپ میں دیکھتے تھے اور خدا سے مرد اور عورت والا تعلق قائم ہوتا تھا۔

☆ احمدی دوستو اللہ تعالےٰ جب مرزا صاحب سے سوال کریگا کہ تم نے ان لوگوں کو گمراہ کیوں کیا؟ مرزا صاحب تو یہ جواب دیں گے کہ مجھے ماننے والوں کو غور کرنا چاہئے تھا قصور انکا اپنا ہے، میں نے تو (مرزا) شروع سے ہی انکو واضح کر دیا تھا کہ میں ہسٹیریا، مراق، اور مالیخولیا کا مریض ہوں اور یہ میری نبوت کا بھی ثبوت ہے۔ پھر بھی انہوں نے مانا، تو ان سے پوچھو۔ اور جب یہی سوال تم سے ہوگا کہ ایک جنونی شخص کو نبی کیوں مانا تو کیا جواب دوگے؟

الزام / توہین:۔ مرزا صاحب جنکے تمام دعاوی بے بنیاد ہیں، پیشگوئیاں صرف بڑھکیں ہیں، اور تحریریں تحریف، دجل، ملاوٹ اور جھوٹ کا شاہکار ہیں:۔

۞:۔ حضرت عیسیٰؑ کے بارہ میں کس ڈھٹائی سے فرماتے ہیں، ''یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کس قدر جھوٹ بولنے کی عادت بھی تھی'' ۔انجام آتھم، ر خ، ج ۱۱، ص ۲۸۹۔

جواب :۔ اگر مرزا صاحب کی زندگی کا جائزہ لیں گے تو ہمیں انکی تمام زندگی میں جھوٹ کی حکمرانی نظر آتی ہے۔ چاہے اپنے خاندان کا بیان ہو، چاہے وعدے ہوں، وغیرہ وغیرہ، انکے کذب پر کئی لوگوں نے کتابیں تصنیف کی ہیں اور میرے مضامین کا بنیادی نکتہ بھی ثبوت اور حوالوں کے ساتھ انکے کذب کے پردے چاک کرنے کی کوشش ہی ہے۔

۞:۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ ''جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں کوئی کام نہیں'' ۔تتمہ حقیقۃ الوحی / ر خ، ج ۲۲ / ص ۴۵۹۔ تو کیا اللہ تعالےٰ نبیوں کو بہترین کاموں کے ساتھ اور کاموں کے لئے مبعوث کرتا ہے یا بدتر کام دکھانے اور سکھلانے کے لئے۔ لیکن دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب بدتر کام سے بچے ہیں یا نہیں؟

۞:۔ اب مرزا صاحب کے ''سچ'' بطور نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس مضمون میں زیادہ کی گنجائش نہیں اصل مقصد مرزا صاحب کے الزام کا جواب انکے کیریکٹر سے دینا ہے۔ اپنے نشانات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں، پڑھئے اور سر دھنئے ''اگر اس طرح سے ہم حساب کریں تو نشانات پچاس لاکھ تک پہنچتے ہیں'' ۔ملفوظات ج ۴، ص ۲۴۳۔ ان پچاس لاکھ نشانوں کو اگر ہم مرزا صاحب کی پیدائش کے لمحے سے لیکر وفات کے لمحے تک انکی (مرزا صاحب) زندگی پر تقسیم کریں تو ہر ساڑھے سات منٹ پر ایک نشان ظاہر ہوا۔ گویا خود تو پیدا ہوئے ہی تھے ساتھ ساتھ نشانات بھی پیدا کرنے شروع کر دیئے اور اگر پہلے چالیس سال نکال دئے جائیں کہ جب تک یہ بزعم خود ملہم اور مجدد نہیں بنے تھے تو باقی عمر ۲۸ سال بنتی ہے اور اس حساب سے تقریباً ساڑھے بیس نشانات گھنٹہ کے حساب سے ہیں۔ لیکن ۹۳۔۱۸۹۲ء تک مرزا صاحب کے صرف چند سو نشانات کے دعاوی تھے، اگر باقی ۱۶ سال کا حساب لگائیں تو سوتے جاگتے تقریباً ایک اعشاریہ پینسٹھ منٹ کے بعد ایک نشان آ رہا ہے؟ نشان نہ ہوگئے بکٹیریا ہوگئے جو ڈبل ہوتے جاتے ہیں، اتنی جلدی جلدی تو بکٹیریا بھی پیدا نہیں ہوتے، جتنی تیزی سے مرزا صاحب کے نشانات پیدا ہوتے تھے۔

۞:۔ دوسرا سچ بھی پڑھیں، مرزا صاحب دعویٰ کرتے ہیں کہ ''یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی'' ۔کشتی نوح / ر خ، ج ۱۹ / ص ۵۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ نہ تو قرآن کریم میں اور نہ انجیل میں ایسی کوئی خبر موجود ہے، اگر ہے تو اسکا حوالہ دیں۔ اور یہ اعتراض کئی دہائیوں سے ہے لیکن قادیانی جماعت کے پاس اسکا کوئی جواب نہیں۔ اور اس سے ہی خود بخود فیصلہ ہو جاتا ہے کہ مرزا صاحب کتنی ڈھٹائی کے ساتھ بے بنیاد باتیں کرتے ہیں۔

۞:۔ مرزا صاحب کا ایک اور بے بنیاد ''سچ'' بھی پڑھ لیں، لکھتے ہیں، ''اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں'' ۔تحفۃ الندوہ / ر خ، ج ۱۹ / ص ۹۸۔ ہے کوئی قادیانی جو قرآن میں یہ نام دکھا دے؟ اگر یہ واقعی اللہ کی طرف سے مامور ہوتے تو کیا اس طرح قرآن شریف پر جھوٹ بولتے؟ اسطرح کا کام کرنے والا کیا شریف آدمی بھی ہے؟

الزام / توہین:۔ مرزا صاحب حضرت عیسیٰؑ کی پیشگوئیوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، ''ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں'' ۔ اعجاز احمدی، روحانی خزائن، جلد ۹، صفحہ ۱۲۱۔

جواب :۔ مرزا صاحب پہلے اپنے ماتم سے تو فارغ ہو لیں جنکی بہت ساری پیشگوئیوں میں سے ایک بھی پوری نہیں ہوئیں:۔

۞:۔ ان میں چند کا ذکر کرتے ہیں۔ اول مصلح موعود والی، دوئم عبداللہ آتھم والی۔ سوئم عبدالحکیم والی۔ اور چہارم محمدی بیگم والی۔ پنجم محمدی بیگم زوجہ منظور الٰہی قادیانی کے نو (۹)

ناموں کے بیٹے والی،ششم اپنی طویل زندگی اور دور کی نسل دیکھنے کی،اسطرح اور بے شمار پیشگوئیاں ہیں جو پوری نہیں ہوئی،اور جب بھی کبھی کسی واقف حال احمدی کے سامنے انکا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ بغلیں جھانکنا شروع کر دیتے ہیں۔اور شرمندگی سے بچنے کی کوشش میں بڑی دور دور سے تاویلیں ڈھونڈ کر لاتے ہیں۔

۞:۔مرزا صاحب پیشگوئی کے معیار کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ''پیشگوئی سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ دوسرے کے لئے بطور دلیل کے کا آ سکے۔لیکن جب ایک پیشگوئی خود دلیل کی محتاج ہے تو کس کام کی؟ پیشگوئی میں تو وہ امور پیش کرنے چاہئیں جن کو کھلے کھلے طور پر دنیا دیکھ سکے''۔تحفه گولڑویه/رخ ،ج ۱۷/ص ۳۰۱۔ہمارا قادیانیوں کو چیلنج ہے کہ مرزا صاحب کے اپنے دئے ہوئے معیار کے مطابق انکی ایک بھی پیش گوئی ثابت کر دیں کہ پوری ہوئی!

الزام/توہین:۔ مرزا صاحب حضرت عیسیٰ کی تعلیم پر کیا خیال آرائی کرتے ہیں''نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ (یسوع مسیح) نے پہاڑی تعلیم جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے، یہودیوں کی کتاب طالمود سے چُرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے،لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی ہے عیسائی بہت شرمندہ ہیں''۔ انجام آتھم،صفحه ۲۹۰، روحانی خزائن،جلد ۱۱۔

جواب:۔ لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات کو آپ (یعنی مرزا صاحب) نے اپنا الہام قرار دے دیا ہے۔

۞:۔ان میں سے مثال کے طور پر یہ دو آیات(۱)**و ما ارسلنٰک رحمة ا للعالمین**(۲)**ھوالذی ارسل رسوله با لھدیٰ و دین الحق**۔۔گئی دہائیاں گزر گئیں ان آیات اور دوسری بہت سی آیات کی چوری پکڑے ہوئے اور انکے جو معنی اپنی ذات کے لئے کئے انکو غلط ثابت ہوئے، نیز کئی آیات چوری کر کے اُن میں براہ راست تحریف کئے ہوئے،لیکن آفرین ہے آپکی نسل اور واقفان حال قادیانیوں کی ڈھٹائی پر کہ شرمندہ ہونا تو دور کی بات ہے،کہیں شرمندگی کی معمولی سی جھلک کے آثار بھی نہیں۔ اگر کسی صحیح نبی اللہ کے پیروکار ہوتے تو شرم محسوس کرتے نا؟

پھر اُس پر مستزاد کہ قرآن کریم جو رسول کریم ﷺ پر نازل ہوا اسکو اپنے منہ کی باتیں قرار دے رہے ہیں!

الزام/توہین:۔ اللہ تعالےٰ اپنے تمام انبیاء کو معجزات دیکر بھیجا مگر مرزا صاحب،حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے اسکا انکار کرتے ہیں:۔

۞:۔لکھتے ہیں کہ''حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا''۔ ضمیمه انجام آتھم/ رخ ، ج ۱۱ / ص ۲۹۰۔

جواب:۔ اس کا جواب قرآن کریم خود دے رہا ہے:۔

۞:۔اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے''اور مریم کے بیٹے کو ہم نے کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس سے اسکی مدد کی''۔ سورة البقره / آیت ۲۵۳۔

۞:۔مرزا صاحب معجزہ یا نشان کو ایک ہی قرار دیتے ہیں اور سینکڑوں، پھر ہزاروں اور لاکھوں کے دعوے تو مرزا صاحب نے کر لئے۔جب معجزات کو بیان کرنا چاہا تو تین سو نشان بھی اپنی ایک بھی کتاب میں نہ لکھ سکے۔اپنی تنگ دامانی کا مرزا صاحب اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں''میرا ارادہ تھا کہ ان نشانوں کو تین سو تک اس کتاب میں لکھوں اور وہ تمام نشان جو میری کتاب نزول المسیح اور تریاق القلوب وغیرہ کتابوں میں لکھے گئے ہیں اور دوسرے نئے نشان اِس قدر اس میں لکھ دوں کہ تین سو کا عدد پورا ہو جائے۔مگر تین روز سے میں بیمار ہو گیا ہوں اور آج ۲۹ ستمبر ۱۹۰۶ء کو اِس قدر غلبہ مرض اور ضعف اور نقاہت ہے کہ میں لکھنے سے مجبور ہو گیا ہوں''۔حقیقة الوحی / رخ ، ج ۲۲ / ص ۴۰۰ ☆اب مندرجہ ذیل سوالوں پر غور کریں:۔

☆اسی مضمون میں دوسری جگہ ہم مرزا صاحب کا پچاس لاکھ سے زیادہ نشانات کا دعویٰ پیش کیا ہے۔اور حال یہ ہے کہ بیان کرنے کے لئے تین سو کی تعداد بھی پوری نہیں ہو رہی!

☆مرزا صاحب مئی ۱۹۰۸ء میں فوت ہوتے ہیں۔اور ۲۹ ستمبر ۱۹۰۶ء تک یعنی اپنی وفات سے پونے دو سال قبل تک انکی جتنی تصنیفات تھیں ان سب کو ملا کر بھی تین سو نشانات پورے نہیں ہوتے تھے۔اور حقیقة الوحی میں پرانے اور کچھ نئے نشانات ملا کر کل ایک سو ستاسی (۱۸۷) نشانات لکھے ہیں۔

☆اور یہ نشانات جو لکھے ہیں وہ کیا ہیں؟ اتنے پیسے آئیں گے/ میں نے بتا دیا تھا کہ بھائی مر جائیں گے/ میں نے بتا دیا تھا کہ میرا بچا بھاگا آ ئیگا اور چوٹ لگ جائے گی/شیشی میں پھونک ماری اگلے دن نئی شیشی آ گئی/ وغیرہ وغیرہ۔کیا انبیاء اللہ ایسے ہی ٹوٹکے بطور نشان پیش کرتے رہے ہیں؟ اوپر سے دعویٰ یہ کہ میرے نشانات کو اگر ایک ہزار نبیوں پر بھی تقسیم کر دیا جائے تو ان کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔حالانکہ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں لے کر سڑک کے کنارے بیٹھنے والا ایک نجومی اور اسکا طوطا بھی اپنا کاروبار نہ چلا سکتا،کجا اللہ کے نبی۔

☆ممکن ہے کہ قادیانی اپنی تاویلاتی عادت کی وجہ سے کہیں کہ مرزا صاحب سخت بیمار ہوگئے تھے اس لئے آگے نہ لکھ سکے۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ ان کو سوچنا چاہئے کہ جو اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے وہ اپنے نبی کے ارادہ کو کیوں نہیں پورا ہونے دے رہا، حالانکہ مرزا صاحب کا الہام ہے، "میں وہی ارادہ کرونگا جو تمہارا ارادہ ہے"۔ صفحہ ۱۰۸، کتاب حقیقه الوحی، جلد ۲۲، روحانی خزائن۔ اگر واقعی اس نے الہام کیا تھا تو یہاں آ کر مرزا صاحب کا خدا اپنے وعدہ کو کیوں بھول گیا؟

☆مرزا صاحب کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ انکو **کن فیکون** کی طاقت دی گئی۔ اسکو کیوں نہ استعمال کیا؟ **کن فیکون** کی طاقت کا استعمال بھی مرزا صاحب بھول گئے؟

☆میں بات کو مرزا صاحب کے اس قول پر ختم کرتا ہوں، بیان کرتے ہیں، "جھوٹے اور فریبی اپنے جھوٹ میں تھک کر رہ جاتے ہیں"۔ ملفوظات / ج ۴ / ص ۳۵۴

الزام / توہین:۔ مرزا صاحب اپنی فطرت کس طرح اللہ تعالیٰ کے نبی پر تھوپ رہے ہیں:۔

۞:۔"ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی رُوح تھی"۔ ضمیمه انجام آتھم / رخ، ج ۱۱ / ص ۲۸۹۔

۞:۔"اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے کچھ نہیں تھا"۔ ضمیمه انجام آتھم / رخ، ج ۱۱ / ص ۲۸۹۔

جواب:۔ اسکا بہترین جواب قرآن کریم ہی سے ہمیں ملتا ہے، اور کسی بھی مسلمان کا اس جواب کے بعد ایسا سوچنا ممکن ہی نہیں، ماسوائے مرزا صاحب اور انکی قبیل کے لوگوں کے جن کو اپنے کو مسلمان کہنے کے باوجود حوصلہ پڑا کہ قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف اتنا گند اُچھالیں۔

۞:۔قران کریم میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے "وہ مسیح نہیں ہے مگر برگزیدہ بندہ جس پر ہم نے انعام کیا اور اُسے بنی اسرائیل کے لئے مثال بنایا"۔ سورۃ زخرف / آیت ۵۹۔ کیا اللہ تعالیٰ شریروں اور مکاروں کو انعام سے نواز کر برگزیدہ قرار دیتا ہے یا کہ اپنے وقت کے بہترین انسانوں کو؟

۞:۔اب مرزا صاحب کے اپنے قلم سے کہ انکو دنیا کس طرح القابات دیتی ہے،

۞:۔مرزا صاحب نے فرمایا، "جو لوگ میرے کُنبے سے، اور میرے اقارب ہیں کیا مرد اور کیا عورت مجھے میرے الہامی دعوے میں مکار اور دکاندار خیال کرتے ہیں"۔ مجموعه اشتہارات / ج ۱ / ص ۱۲۱۔ ویسے کُنبہ اور اقارب سے زیادہ کون اندرونی حالات سے واقف ہوتا ہے اور قربان جائیں اللہ تعالیٰ کے کہ مرزا صاحب کے اپنے ہاتھوں سے اُنکے اپنے بارہ میں اُنکے کُنبہ اور اقارب کے زریں خیالات کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کروا دیتا ہے!

اب ذرا دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کے بقول قادیان کے شہری مرزا صاحب کو کیا کہتے ہیں، مرزا جی لکھتے ہیں، "قادیان میں لالہ ملاوامل نے لالہ شرمپت کے مشورہ سے اشتہار دیا جس کو قریباً دس برس گزر گئے۔ اس اشتہار میں میری نسبت یہ لکھا کہ یہ شخص محض مکار فریبی ہے اور صرف دکاندار ہے۔ لوگ اِسکا دھوکہ نہ کھائیں"۔ قادیان کے آریه اور ہم / رخ، ج ۲۰ / ص ۴۲۵۔

۞:۔مرزا صاحب کے مرید برس ہا برس کی خدمات کے بعد کس نتیجہ پر پہنچے۔ یہ بھی مرزا صاحب کے اپنے قلم سے ملاحظہ کریں لکھتے ہیں، "ڈاکٹر عبدالحکیم اسسٹنٹ سرجن، پٹیالہ نے جو پہلے اس سلسلہ میں داخل تھا صریح لفظوں میں مجھ کو ایک حرامخور اور بندہ نفس اور شکم پرور اور لوگوں کا مال فریب سے کھانے والا دیا"۔ ملفوظات / ج ۸ / ص ۴۲۷۔ ویسے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کو مرزا صاحب ہمیشہ اور اس وقت تک اسلام کے لئے مخلص اور شیدائی قرار دیتے رہے جب تک کہ اس نے اپنے ذاتی تجربات کے تحت پیدا ہونے والے اعتراضات کا جواب نہیں مانگا!

۞:۔اسکے علاوہ مرزا صاحب کے مریدوں میں شامل رہتے ہوئے خواجہ کمال الدین اور مولانا محمد علی کھلے بندوں جماعت کے احباب میں اور مرزا صاحب کے مُنہ پر بھی اُن کی دیانتداری پر شک وشبہ کا اظہار کرتے رہے۔

قربان جاؤں اللہ تعالیٰ کے کہ اُس نے مرزا کا یہ ذکر اسکے اپنے ہاتھوں اُسکی تحریروں میں محفوظ کر دیا۔ لیکن عقل کے اندھوں کو ابھی نظر نہیں آتا اور وہ اس کو پتہ نہیں کیا کیا مانتے ہیں۔ اور جب ہم ان القابات کے تحت مرزا صاحب کی زندگی کا جائزہ لیتے ہیں تو ان تمغوں کا مرزا صاحب کو حقیقی حقدار سمجھتے ہیں۔

الزام / توہین:۔ مرزا صاحب اپنے مراقی سوچ اور مالیخولیہ سے متصف خیالات کے تحت کیا لکھتے ہیں:۔

۞:۔"یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کے لئے دوڑیں گے تو وہ کلیسا کی طرف بھاگے گا اور جب قرآن شریف

پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف مُنہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا اور شراب پیئے گا اور سور کا گوشت کھائے گا اور اسلام کے حلال وحرام کی کچھ پرواہ نہ رکھے گا''۔ حقیقۃ الوحی / ر خ ، ج ۲۲ / ص ۳۱ ۔

جواب :۔ قرآن کریم ہمیں یہ جواب پیش کرتا ہے:۔

۞:۔''اور اللہ تعالےٰ مسیح کو الکتاب (قرآن کریم) الحکمت (حدیث) اور تورات اور انجیل سکھائے گا''۔ سورۃ آلِ عمران / آیت ۴۸ ۔ اب جب اللہ تعالےٰ اپنی کلام میں ایک نبی اللہ کو خود قرآن اور حدیث سکھانے کی بابت کہہ رہا ہے تو کیا اللہ تعالےٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن کریم وحدیث شریف اسلام کی خدمت کے لئے اس لئے سکھائے گا کہ جب خدمت کا وقت آئے تو اسکو چھوڑ کر انجیل کھول کر بیٹھ جائیں گے۔ کیا کہیں رسول کریم ﷺ سے لیکر مرزا غلام اے قادیانی تک کسی مجدد، امام، مجتہد، عالم نے ایسی بات کی ہے، یا خیال ظاہر کیا ہے؟

۞:۔ مرزا صاحب خود حضرت مسیح کو اُمت محمدیہ میں شمار کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں ''یہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اِس اُمت کے شمار میں ہی آ گئے ہیں''۔ ازالہ اوہام / ر خ ، ج ۳ / ص ۴۳۶ ۔ اب جو شخص اُمت محمدیہ میں شمار ہو وہ نماز کے لئے کبھی کلیسا کی طرف دوڑا ہے؟ کوئی ایسی مثال ایک عام مسلمان کی بھی نہیں ملتی کجا کہ ایک اولوالعزم نبی کے لئے اس قسم کی بے ہودہ بات لکھنی؟

۞:۔ مرزا صاحب یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مسیح سور کو ناپاک قرار دیتے ہیں، لکھتے ہیں کہ ''پولوس نے اور پھر ایک اور گند اس میں ڈال دیا کہ ان کے لئے سور کھانا حلال کر دیا حالانکہ حضرت مسیح سور کو ناپاک قرار دیتے ہیں''۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں ''یسوع کا شرابی کبابی ہونا تو خیر ہم نے مان لیا مگر کیا اُس نے کبھی سور بھی کھایا تھا''۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب / ر خ ، ج ۱۲ / ص ۳۷۳ ۔ اب جو شخص خود کئی جگہ تسلیم کر رہا ہے کہ یسوع نے اور مسیح نے کبھی سور نہیں کھایا اور اسکو ناپاک جانور قرار دیا، اسکے بعد لوگوں کے دلوں میں ایک مذہب کے ہادی کے بارہ میں شکوک شبہات ڈالنے کے لئے، دنیا کو گمراہ کرنے کے لئے اپنے ہی اقوال کے خلاف ایک فرضی (متوقع) واقعہ گھڑ کر پیش کرے تو اس کے اپنے قول کے مطابق، کیا ہم حق پر نہیں ہوں گے اگر اسکو پرلے درجے کا خبیث سمجھیں؟ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ ''ہم مختلف فرقوں کے بزرگ ہادیوں کو بدی اور بے ادبی سے یاد کرنا پرلے درجے کی شرارت اور خباثت سمجھتے ہیں''۔ براہین احمدیہ ۲/ر خ،ج ۱/ص ۹۲

۞:۔ لیکن اب ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ کلیسا کی گود میں کون بیٹھا ہے اور ان کی پیداوار کون ہے۔ مرزا صاحب اپنی اور اپنی جماعت کا خیال رکھنے کے لئے جس گورنمنٹ کے افسران بالا سے درخواست کر رہے ہیں اور وہ کس مذہب سے تعلق رکھتے تھے عیسائیت سے۔ ولیوں کو بادشاہ عزت سے بلاتے تھے تو وہ ان کے درباروں سے، کسی انعام یا رعایت حاصل کرنے سے معذرت کر لیتے تھے، لیکن یہاں نبی اللہ ہونے کا دعویدار عام انگریز افسروں سے تحریری درخواستیں کر کے انعام کے طلب گار ہیں!

☆ اور پھر افسر کس مذہب کے؟ جس کے بارہ میں مرزا صاحب فرماتے ہیں، ''اس مذہب کی بنیاد لعنتی لکڑی پر ہے۔ جس کو دیمک کھا چکی ہے''۔ ملفوظات / ج ۸ / ص ۱۳۷ ۔ اور اب ایک طرف عیسائیوں کو اپنے لوگوں کے سامنے لعنتی لکڑی کا پیروکار کہہ رہے ہیں۔

☆ دوسری طرف ان ہی عیسائیوں کو اپنی درخواست میں لکھتے ہیں، ''سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے (پچاس برس میں تین بالغ نسلیں آمنے سامنے ہوتی ہیں، اسکا مطلب کے نسل در نسل عیسائیوں سے وفاداری کرتے آ رہے ہیں۔ ناقل) اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیرخواہ ہی اور خدم گزار ہیں

☆ اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں''۔ مجموعہ اشتہارات / ج ۳ / ص ۲۱

☆ ایسی بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ بدتر کاسہ لیس تحریریں جن سے اپنوں سے غداری لیکن غیر ملکی آقاؤں سے وفاداری ظاہر ہوتی ہے مرزا صاحب کے لٹریچر میں موجود ہیں لیکن یہ تحریر انتہائی واضح طور پر بتا رہی ہے کہ کلیسا والوں کا وفادار، اور لگایا ہوا پودا کون ہے اور بجائے اللہ سے مدد مانگنے کے عیسائیوں سے مدد مانگ رہے ہیں جن کے بارے میں مرزا صاحب کا ارشاد ہے کہ، ''عیسائیت ایک بدبودار مذہب ہے''۔ دافع البلاء / ر خ ، ج ۱۸ / ص ۲۴۲ ۔ میرے قادیانی دوستو ابھی بھی تمہیں مرزا صاحب کی چالاکی، عیاری، دجل، جھوٹ اور خباثت کی بُو آئی یا نہیں؟

۞:۔بات صرف کلیسا تک ہی نہیں بلکہ مسجدوں سے کراہیت کی بھی ہے۔مرزا صاحب اعتراف کر رہے ہیں کہ ”یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ میں ہمیشہ اپنے سفر کے دنوں میں مسجدوں میں حاضر ہونے سے کراہت ہی کرتا ہوں“۔فتح اسلام / ر خ ، ج ۳ / ص ۲۵ ، حاشیہ۔اب سوال یہ ہے کہ ایک مسلمان اگر مسجد میں نہیں جا رہا تو وہ اسکی کئی وجوہات بیان کریگا، چاہے غلط یا صحیح۔مگر کبھی بھی ایسا غلط حوصلہ نہیں دکھا سکے گا کہ کہے مسجد میں جو کہ اللہ کا گھر ہے جانے سے کراہت کرتا ہوں اور مرزا صاحب کا دعویٰ تو مذہب اسلام کے مجدد/مسیح/مہدی/اور نہ جانے کیا کیا بلا ہونے کا ہے۔لیکن جو حقیقی کراہیت ہے وہ کہیں نہ کہیں باہر آ گئی ہے۔
میرے قادیانی،عزیزو، دوستو کیا آپ لوگوں کو ابھی تک مرزا صاحب کے افعال،اقوال، سے کراہیت نہیں آئی یا آنی شروع ہوگئی۔

۞:۔مرزا صاحب یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے اور وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا۔اگر حضرت مسیح بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو پھر بھی اتنا زیادہ غلط نہیں ہوگا، کیونکہ ایک وقت تک بیت المقدس مسلمانوں کا قبلہ اول رہا ہے۔لیکن آپ نے تو بیت اللہ سے بدنصیب لوگوں کا مُنہ موڑ کر قادیان (جو آج بھی مرزا صاحب کی تمام خواہشوں اور انکی اولاد کی تمام کوششوں کے باوجود ایک قصباتی حیثیت سے زیادہ نہیں بڑھ سکا) کی طرف پھیر دیا ہے۔اسکی کئی مثالیں ہیں۔مرزا صاحب لکھتے ہیں، ”لوگ معمولی (حج کے لئے لفظ معمولی پر غور فرمائے۔ناقل) اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان۔ناقل) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطرہ۔کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی“۔آئینہ کمالات اسلام / ر خ ،ج ۵ / ص ۳۵۲۔اب دجل دیکھیں اگر مرزا صاحب براہ راست حج کا نام لیتے تو لوگ بدک جاتے،اس لئے پہلے حج کو معمولی قرار دیا اور پھر لفظ نفلی کی آڑ لے لی،اور بعد میں حکم ربانی بتا دیا تا کہ لوگ اب قادیان آنے کو ہی حکم ربانی سمجھ لیں اور غیر محسوس طریق سے دنیا کا مُنہ قادیان کی طرف پھیرا جائے۔اس سے بڑھکر اسلام کی مرکزیت کو ختم کرنے کی سازش کیا ہو گی؟ قادیانی دوستو کب تم قادیان سے مُنہ موڑ کر اللہ کے گھر خانہ کعبہ کی طرف حقیقی رُخ کرو گے؟ آپ وحدانیت کے متلاشی ہو یا دو خداؤں کے،دو خاتم الانبیاء کے،دو قرآنوں کے،دو کعبوں کے؟

۞:۔اپنی ایک نظم میں لکھتے ہیں،”زمین قادیان اب محترم ہے۔ہجوم خلق سے ارض حرم ہے“۔درثمین / ص ۵۲ / مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔کس طرح ایک ایک لفظ سے خانہ کعبہ کے خلاف بُغض ظاہر ہو رہا ہے۔پہلا مصرع کھل کر کہہ رہا ہے کہ مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کا وقت ختم اب (نعوذ باللہ) قادیان محترم ہے۔دوسرے خانہ کعبہ کے ہجوم کی بجائے قادیان میں چند سو اکٹھے ہونے والوں کو تعداد میں زیادہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔جماعت کے اپنے ریکارڈ کے مطابق مرزا صاحب کے آخری جلسہ سالانہ میں غالباً سات سو کے قریب لوگ شامل تھے۔کیا یہ ہجوم ہے مکہ معظّمہ کے مقابلے میں، جہاں کے زمانہ جاہلیت میں بھی لاکھوں لوگ اکٹھے ہوتے تھے۔ اس طرح کھل کر جھوٹ کو سچ بنا کر پیش کرتے ہوئے مرزا صاحب زندگی بھر نہیں شرمائے۔
لیکن حق پرست اور سچائی کے متلاشی قادیانی دوستو،مرزا صاحب کے یہ دجل دیکھ کر اُمید ہے کہ آپکو تو شرم آتی ہوگی!اب اسکا ضمیر کی آواز کے مطابق اظہار بھی کر دو۔
اسکے علاوہ کہیں ان کا بیٹا اور انکا خلیفہ دوُم مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک کر کے قادیانی دودھ والی چھاتیاں پیش کرتے ہیں۔کبھی مرزا صاحب قرآن شریف میں قادیان کا نام بتاتے ہیں۔اور ایسا مواد مرزا صاحب کی زنبیل میں بہت زیادہ ملتا ہے۔

الزام / توہین:۔ مرزا صاحب کس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرنے کے کسی موقع کو ضائع نہیں کرتے تھے، بلکہ ایسے خیالی واقع کو گھڑنے کے بعد نہ صرف دوسروں کو اکثر سناتے تھے اور سنانے کے بعد ان کو اتنی لذت ملتی تھی کہ اتنا ہنستے تھے کہ ہنس ہنس کر مرزا صاحب کی آنکھوں میں اکثر پانی آ جاتا تھا۔

۞:۔مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتے ہیں،”میاں امام الدین سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا حضرت مرزا صاحب اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے کہ بقول ہمارے مخالفین کے جب مسیح آئیگا اور لوگ اس کو ملنے کے لئے اس کے گھر پر جائیں گے تو گھر والے کہیں گے کہ مسیح صاحب باہر جنگل میں سور مارنے کے لئے گئے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ حیران ہوکر کہیں گے کہ یہ کیسا مسیح ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے لئے آیا ہے اور باہر سوروں کا شکار کھیلتا پھر رہا ہے پھر فرماتے تھے کہ ایسے شخص کی آمد سے تو سانہسیوں اور گنڈیلوں کو خوشی ہوسکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں،مسلمانوں کو کیسے خوشی ہوسکتی ہے۔یہ الفاظ بیان کر کے آپ بہت ہنستے تھے یہاں تک کہ اکثر اوقات آپ کی آنکھوں میں پانی آ جاتا تھا“۔سیرت المہدی / ج ۳ / روایت ۹۴۶ / ص ۲۹۱ و ۲۹۲۔

جواب:۔ مرزا صاحب مراق کے مریض تھے،اطباء کا کہنا ہے کہ مراقی اذیت پسند ہوتے ہیں اور یہ واقع بتا رہا ہے کہ مرزا صاحب اذیت پسندی میں مبتلا تھے۔ان کے آقاؤں کی عدالت نے بھی مرزا صاحب کو دوسروں کو اذیت دینے والا قرار دیا تھا اور اگر واقعی نبی اللہ ہوتے تو بجائے اذیت پسند کے عافیت پسند ہوتے۔اب میں مرزا صاحب کے توہین

آمیز خیال پر جواب دیتا ہوں:۔

۞:۔مرزا صاحب نے اس خیالی واقع کو بیان کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پھبتی کا نشانہ بنانے کی کوشش تو کی ہی ہے مگر اس کے ساتھ ہی رسول اکرم ﷺ کی احادیث مبارک **یقتل الخنزیر** کا مذاق بھی اُڑایا ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام اپنے نزول من السماء کے بعد کس طرح رسول پاک ﷺ کے الفاظ پورے کریں گے، لیکن جب خدا نے ان کے مُنہ سے **یقتل الخنزیر** کے الفاظ نکلوائے ہیں تو ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ بہر حال حدیث مبارکہ کے الفاظ پورے ہوں گے! انشاء اللہ!

۞:۔مرزا صاحب کے ایک صحابی خاص لکھتے ہیں، ''ایک دفعہ قادیان میں آوارہ کُتے بہت ہو گئے (تو کیا مرزا صاحب کے بدبُو والے شہر میں فرشتے اکٹھے ہوتے۔ ناقل) اور انکی وجہ سے شور و غُل رہتا تھا۔ پیر سراج الحق صاحب نے بہت سے کُتوں کو زہر دے کر مار دیا۔ اس پر بعض لڑکوں نے پیر صاحب کو چڑانے کے واسطے ان کا نام پیر کُتے مار رکھ دیا۔ پیر صاحب حضرت مرزا کی خدمت میں شاکی ہوئے کہ لوگ مجھے کُتے مار کہتے ہیں۔ حضرت صاحب نے تبسم کے ساتھ فرمایا کہ اس میں کیا حرج ہے۔ دیکھئے حدیث شریف میں میرا نام سور مار لکھا ہے۔ کیونکہ مسیح کی تعریف میں آیا ہے کہ **یقتل الخنزیر** ''۔ ذکر حبیب / ص ۱۶۲ / مصنفہ مفتی محمد صادق قادیانی صحابی خاص مرزا صاحب۔ دیکھیں کہ یہاں مرزا صاحب خود کو حدیث مبارکہ کے تحت سور مار قرار دے رہے ہیں۔ اسکے بعد بھی ایسی بات یہی کہہ سکتے ہیں۔

☆ اگر تو مرزا صاحب نے سور مارے ہیں تو پھر بقول مرزا صاحب کے ایسے شخص کی آمد سے تو ساہنسیوں اور گنڈیلوں کو خوشی ہو سکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں، مسلمانوں کو کیسے خوشی ہو سکتی ہے۔ مرزا صاحب ساہنسیوں اور گنڈیلوں کے پیر ہوئے نہ کہ مسلمانوں کے۔ ہمیں تو مسلمانوں کا رہنما چاہئے، ویسے مرزا صاحب کی ابتدا بھی چوہڑوں سے ہی ہے۔

☆ اگر مرزا صاحب نے سور نہیں مارے، اور حدیث شریف کو اپنے پر بغیر اُس پر عمل کرنے کے چسپاں کیا تو دجل اور فریب کیا، جھوٹا ٹائٹل لگایا۔ اس طرح فریب دہی کے مرتکب بھی ہوئے۔ جو شخص فریب دہی، رسول کریم ﷺ کی حدیث پر ہنسنے والا، اور بعد میں عمل نہ کرنے کے باوجود اپنے سینے پر تمغہ سجانے کی کوشش کرے، کیا وہ نبی اللہ تو دور کی بات شریف آدمی بھی کہلا سکتا ہے؟

۞:۔مرزا صاحب خیال کو بڑھا کر پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں، ''جب مسیح آئیگا اور لوگ اس کو ملنے کے لئے اس کے گھر پر جائیں گے تو گھر والے کہیں گے کہ مسیح صاحب باہر جنگل میں سور مارنے کے لئے گئے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ حیران ہو کر کہیں گے کہ یہ کیسا مسیح ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے لئے آیا ہے اور باہر سوروں کا شکار کھیلتا پھر رہا ہے''۔ یہ تو خیالی بات تھی لیکن خود ساختہ مسیح صاحب کے اس بدبودار عمل سے بدرجہا بہتر ہے کہ جب لوگ یہ سُن کر کہ قادیان میں ایک مسیح کا دعویدار آیا ہے، اس مسیح کو دیکھنے آتے تھے تو اُن کو سُننے کو ملتا تھا کہ انتظار کیجئے، چند دن رہئے، کہ مسیح صاحب بیت الخلا میں گئے ہوئے ہیں۔ غالباً یہ بھی سوال آتا ہوگا کہ سنڈا اس خانے سے تو ابھی واپس آجائیں گے، یہ دنوں کی قید کیوں؟ اور آگے سے جواب ملتا ہوگا کہ مرزا صاحب کو بیت الخلا سے تھوڑا سا وقت نکالنے کے لئے بھی کئی دن چاہئیں کہ سو سو بار پیشاب اور بیسیوں بار دن میں اسہال (دست) آتے ہیں۔ لوگ حیران ہو کر کہتے تھے کہ یہ کیسا مسیح آیا ہدایت پہنچانے کے لئے یا اپنے بیت الخلا کو رونق بخشنے کے لئے؟ اس پر مستزاد تیس سے زیادہ بیماریاں!

☆ اب مرزا صاحب کی اپنی بیان کردہ حقیقت بھی پڑھئے۔ ''اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے، اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں، وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں''۔ اربعین ۳ و ۴/ ر خ ج ۱۷ /ص ۴۷۰ و ۴۷۱۔ اگر دن کو تقسیم کیا جائے، جس میں نہ نیند اور نہ کوئی آرام، یا کوئی اور کام ہو تو تقریباً ہر ساڑھے چودہ منٹ کے بعد پیشاب کی حاجت ہوتی رہی۔ اگر ٹوائلٹ میں جانے، شلوار کھول کر کپڑے سمیٹ کر بیٹھنے، پیشاب کرنے، استنجاء کرنے، شلوار باندھنے، باہر آ کر وضو کرنے یا کم از کم ہاتھ دھونے میں اگر ہم ساڑھے چار منٹ گن لیں تو دس منٹ کے بعد دوبارہ پیشاب کے لئے ٹوائلٹ میں (کیونکہ سیرت المہدی میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب ٹائلٹ سے باہر آ کر فوراً وضو کرتے تھے)؟ لیکن اگر ہم چھ گھنٹے آرام کے، ایک گھنٹہ عبادت کے لئے (ویسے ہونا زیادہ چاہئے لیکن از راہ احتیاط) اور ایک گھنٹہ کھانے پینے کیلئے نکالیں تو کل بنے آٹھ گھنٹے، اسطرح سارے دن میں بچے ۱۶ گھنٹے، اب اگر سولہ گھنٹوں پر تقسیم کریں تو ہر دس منٹ سے بھی کم پر پیشاب آتا ہے، اگر ہم حساب کریں جیسا کہ اوپر کیا ہے تو ہر پانچ منٹ کے بعد ٹوائلٹ میں ہوتے تھے تو لوگوں کے لئے وقت تھا ہی کہاں؟

☆ اُس پر مستزاد مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ، ''مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں''۔ ملفوظات / ج ۲ / ص ۳۷۶۔

☆ دوسری جگہ فرماتے ہیں ''کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے اور اکثر دست آتے رہنا، یہ بیماری تقریباً بیس برس سے ہے''۔ نسیم دعوت / ر خ، ج ۱۹ / ص ۴۷۔ اسہال کی اس ہمیشہ رہنے والی بیماری کا مطلب ہے کہ دن میں کم و بیش دس سے پندرہ بار بیت الخلا کے چکر لگانا۔ کیا ہم نے غلط کہا کہ یہ بات جانتے ہی کہ اسہال اور پیشاب مرزا صاحب کو موقع نہیں دے رہے، لوگوں کے دماغ سڑاند سے بوجھل ہو گئے ہوں گے۔ اور خارش کا الگ خوف پیدا ہوا ہوگا۔ ایک بات اس میں مرزا صاحب

نے نہیں بتائی کہ خارش ہوتی کہاں تھی؟

☆اس پر بیٹے کی ایک گواہی اور بھی آ گئی کہ ''ابتدا ایام میں آپ وسمہ اور مہندی لگایا کرتے تھے۔ پھر دماغی دورے بکثرت ہونے کی وجہ سے سر اور ریش مبارک پر آخر عمر تک مہندی ہی لگاتے رہے''۔ سیرت المہدی ، ج ۲ / ص ۱۲۳ / روایت ۴۴۴۔ یہ روایت ظاہر کر رہی ہے کہ دماغی دورے بکثرت اور آخر تک پڑتے رہے۔ یہ روایت انکے سالے کی تھی۔ مہندی اور وسمہ کس وقت لگاتے تھے یہ نہیں بتایا لیکن غالب امکان یہی ہے کہ یہ کام بھی ٹائلٹ میں ہی کرتے ہوں گے۔ اب تو لوگوں کے سر بھی درد سے پھٹنے لگ گئے ہوں گے۔

☆اب مرزا صاحب کی زبانی سنیں۔ ایک دوست کو لکھتے ہیں کہ ''حالت صحت اس عاجز کی بدستور ہے، کبھی غلبہ دوران سر اس قدر ہو جاتا ہے کہ مرض کی جنبش شدید کا اندیشہ ہوتا ہے اور کبھی یہ دوران کم ہوتا ہے، لیکن کوئی وقت دوران سر سے خالی نہیں گزرتا، مدت ہوئی نماز تکلیف سے بیٹھ کر پڑھی جاتی ہے۔ بعض اوقات درمیان میں توڑنی پڑتی ہے، اکثر بیٹھے بیٹھے رینگن (درد جو چڈھوں سے اُٹھ کر ٹخنوں تک پہنچتا ہے۔ ناقل) ہو جاتی ہے۔ اور زمین پر قدم اچھی طرح نہیں جمتا، قریباً چھ سات ماہ یا زیادہ گزر گیا ہے کہ نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھی جاتی اور نہ بیٹھ کر اس وضع پر پڑھی جاتی ہے جو مسنون ہے، اور قراءت میں شاید **قل ھواللہ** بمشکل پڑھ سکوں کیونکہ ساتھ ہی توجہ کرنے سے تحریک بخارات کی ہو جاتی ہے۔ خاکسار غلام احمد قادیان، ۵ فروری ۱۸۹۱ء''۔ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم / نمبر ۲ / ص ۴۔ اب تو یقیناً لوگ توبہ توبہ کر کے بھاگے ہوں گے کہ جس کو اللہ تعالےٰ مہینوں مسنون طریق سے نماز پڑھنے کی بھی توفیق نہیں دیتا، بلکہ **قل ھواللہ** بھی نہیں پڑھنے کی توفیق اُسکو اللہ نہیں دے رہا، کیا ایسا شخص مسیح اور مہدی بنائے گا؟

قادیانی دوستو، کیا اب بھی نہیں سوچو گے کہ، حدیث رسول اکرم ﷺ کے مطابق سور مارنا احسن ہے یا مرزا صاحب کی طرح سنڈاس خانہ میں بیٹھ کر بدبوئیں بکھیرنا؟

الزام / توہین:۔ مرزا غلام احمد قادیانی نشے کی حالت میں فرماتے ہیں کہ:

۞:۔ ''عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے''۔ کشتی نوح / رخ ج ۱۹ / ص ۷۱ حاشیہ۔

۞:۔ ''میرے نزدیک مسیح شراب سے پرہیز رکھنے والا نہیں تھا''۔ ریویو آف ریلیجنز، جلد ۱، ص ۱۲۴ / ۹۰۲ء۔

جواب:۔ اگر مرزا صاحب مسلمان تھے اور قرآن پر یقین رکھتے تھے تو کچھ بھی ہو جاتا ایک ایسے شخص پر جسکی پاکدامنی اور نبوت پر قرآن کریم اور احادیث رسول ﷺ گواہ ہیں ایسے بے بنیاد الزامات نہ لگاتے:۔

۞:۔ لیکن مرزا صاحب کا اپنا عمل جو انہوں نے اپنے آپ کو مہدی اور مجدد اور پتہ نہیں کیا کیا بلا قرار دیتے ہوئے کئے کو بھی دیکھ لیجئے، لیکن اس سے قبل یہ واقعہ جو مرزا صاحب نے اپنے پردادا گل محمد (جو کہ بقول مرزا صاحب ایک راسخ العقیدہ مسلمان تھے اور جنکا کوئی دعویٰ نہیں تھا) کا اپنی کتابوں میں لکھا ہے (پتہ نہیں صحیح یا غلط) کہ وہ بیمار ہو گئے، حکیموں نے زندگی بچانے کے لئے شراب والی دوائی تجویز کی، انہوں نے اپنی جان دے دی مگر شراب والی دوائی پینے سے انکار کر دیا کہ میں خدا کو کیا منہ دکھاؤں گا۔

۞:۔ اور اب ان امام الزماں صاحب کا کردار دیکھئے، اپنے ایک مرید کو خط لکھ رہے ہیں ''محبی اخویم حکیم محمد حسین صاحب ۔۔۔۔۔۔۔ اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے، آپ اشیاء خریدنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خرید دیں۔ مگر ٹانک وائن چاہیئے۔ اسکا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام مرزا غلام احمد'' خطوط امام بنام غلام، صفحہ ۵، شائع کردہ حکیم محمد حسین قریشی۔ اب آپ دیکھ لیں کہ مرزا صاحب نے تو بے بنیاد الزام اللہ کے نبی عیسیٰ ابن مریم پر لگایا لیکن اللہ تعالےٰ نے شراب استعمال کرنے کا اسکے اپنے ہاتھوں کا تا قیامت قائم رہنے والا تحریری ثبوت، سچائی کے متلاشیوں کے لئے دے دیا ہے۔ اسکے علاوہ سیرت المہدی سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے بعض مریدوں کے لئے بھی لاہور سے دوسرے مریدوں کے ذریعہ شراب منگوائی۔

۞:۔ احمدی احباب اکثر عذر لنگ پیش کرتے ہیں کہ علاج کے لئے دوائی کے لئے منگوائی ہوگی، اسکا پہلا جواب تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کا پردادا ایک عام مسلمان تھا لیکن مر تے مر گیا اور شراب والی دوائی استعمال نہیں کی، اور خود سُپر ترین امام الزماں ہونے کا دعویدار اس قسم کا پرہیز نہیں دکھا سکا، اور نہ ہی اسکو اللہ پر یقین ہے کہ وہ شراب کے بغیر بھی صحت دے سکتا ہے۔

۞:۔ اور تیسری بات مرزا صاحب نے مختلف اوقات میں اپنی جو حالت مردمی بیان کی ہے، وہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ بوقت ضرورت پھر ٹانک وائن سے بھی طاقت ہی حاصل

کرنے کی کوشش کرتے ہوں گے کیونکہ زور، وائن پر نہیں بلکہ ''ٹانک وائن'' پر ہے۔ اسکے علاوہ مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیرالدین محمود، جو کہ انکی جماعت کے دوسرے خلیفہ بھی ہیں نے ایک عدالتی سوال و جواب کے دوران اپنے باپ کی شراب کے استعمال کرنے کو تسلیم کیا ہے۔

الزام / توہین: مرزا صاحب ایک دوست نے انکو مشورہ دیا کہ ذیابطیس کے لئے افیون استعمال کریں۔ اسکی عام سی بات کے جواب میں بھی حضرت عیسیٰ کی توہین کا پہلو نکال لیتے ہیں، لکھتے ہیں، ''لیکن اگر میں ذیابطیس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی''۔ نسیم دعوت / رخ، ج ۱۹ / ص ۴۳۴۔

جواب: پہلے مسیح کا شرابی ہونے کا اقرار کہیں نہیں ملتا۔ اگر ایک مسلمان کو کچھ ملتا ہے تو قرآن کریم انکی پاکدامنی کا گواہ ملتا ہے۔ لیکن مرزا صاحب اپنے آپ کو افیون سے بھی پاک قرار دے رہے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کی شراب استعمال کرنے کا ثبوت ہم نے دے دیا لیکن افیون کا مرزا صاحب کی زندگی میں کیا عمل دخل ہے؟

۞:۔ مرزا صاحب کے ایک استاد افیمی تھے، ''بتایا کرتے تھے، میرا ایک اُستاد تھا جو افیم کھایا کرتا تھا، وہ حقہ لے کر بیٹھا رہتا تھا، کئی دفعہ پینک میں اُسکے حقہ کی چلم ٹوٹ جاتی ایسے اُستاد نے پڑھانا کیا؟'' مرزا بشیر الدین محمود پسر مرزا غلام احمد قادیانی / اخبارالفضل / مورخہ ۵ فروری ۱۹۲۹ء / ص۔ جیسی روح ویسے فرشتے، جیسا استاد ویسا شاگرد۔ دوسرے مرزا صاحب نے اگر اس استاد سے علم نہیں سیکھا تو پھر کس لئے اسکے پاس جاتے تھے اور اگر سیکھا ہے تو بتائیں کہ کیا سیکھا ہے انکار کیوں؟ کوئی تو بات ہے جس کی پردہ داری ہے۔

۞:۔ مرزا صاحب نہ صرف خود افیون کو استعمال کرتے تھے بلکہ اپنے خاص الخاص مریدوں کو بھی اپنے ساتھ افیونی بناتے رہے۔ مرزا صاحب کے بیٹے گواہی دیتے ہیں، ''حضرت مسیح موعود نے تریاق الٰہی دوا، خداتعالےٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا بڑا جزُ افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین صاحب) کو حضور چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے''۔ مرزا بشیر الدین محمود پسر مرزا غلام احمد قادیانی / اخبارالفضل / مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء / ص۔

۞:۔ اور مرزا صاحب افیون کے استعمال کا جواز بھی دیتے ہیں۔ ''اور فرماتے تھے کہ افیون میں عجیب و غریب فوائد ہیں اسی لئے حکماء نے اسے تریاق کا نام دیا ہے۔ ان میں سے بعض دوائیں اپنے لئے ہوتی تھیں اور بعض دوسرے لوگوں کے لئے۔ کیونکہ اور لوگ بھی حضور سے دوا لینے آتے تھے''۔ سیرت المہدی / ج ۳ / ص ۲۸۴ / روایت۔ اسکے علاوہ مرزا صاحب دوائیوں میں افیون کے عجیب و غریب فوائد سمیٹنے کے علاوہ ساتھ بھنگ اور دھتورہ بھی شامل کرتے تھے۔ قادیانی دوستو آپ کیا ہمیں اجازت ہے کہ ٹھٹھا مار کہیں کہ آپ کا خودساختہ مسیح افیونی ہے؟ ہم نے آپ کے سامنے، شاگردی، استعمال اور جواز سب کچھ رکھ دیا ہے۔ اب تو آنکھیں کھول کر مرزا صاحب کی افیون کے نشے سے نکل آؤ، کافی عجیب و غریب فوائد اُٹھا چکے ہو۔

الزام / توہین: مرزا صاحب اپنی اعتراضات کی تلوار حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی پیشگوئیوں پر چلاتے ہوئے فرماتے ہیں، ''اس درماندہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں، صرف یہی کہ زلزلہ آئیں گے۔ قحط پڑیں گے۔ لڑائیاں ہوں گی۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا''۔ ضمیمہ انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد ۱۱، صفحہ ۲۸۸۔

جواب: مرزا صاحب کی پیشگوئیوں اور الہاموں اور وحیوں پر مشتمل کتاب کا نام تذکرہ ہے اور اس کلام کو وہ قرآن کریم کے برابر کہتے ہیں اور آٹھ سو چالیس سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہے، اس میں بے شمار زلزلوں اور تباہیوں کی گول مول خبریں دی ہیں، نیز جماعت احمدیہ ربوی گروپ ایک اجتماعی عادت میں مبتلا ہے کہ جب بھی کسی قادیانی کے نزدیک جماعت یا دنیا میں کوئی اہم واقعہ ہوتا ہے تو وہ مرزا کی تذکرہ کھول کر بیٹھ جاتے ہیں اور پھر پتہ نہیں کہاں کہاں سے تاویلات لے کر مرزا کی باتوں اور واقعہ میں تطابق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسی کئی لایعنی تطابق کی مثالیں آپکو مرزائی لٹریچر میں مل سکتی ہیں۔ چند ایک وحی/الہامات مرزا قادیانی بطور نمونہ پیش خدمت ہیں:۔

۞:۔ رویا میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے ''زلزلہ کا ایک دھکا'' تذکرہ صفحہ ۵۰۸۔ کیا یہ معمولی بات پیشگوئی ہے؟ کیا پیشگوئیاں ایسی ہی گول مول ہوتی ہیں کہ جب چاہا، جہاں چاہا، فٹ کردیں؟

۞:۔ ''زلزلہ کا دھکا'' اشتہار ۱۸ اپریل ۱۹۰۵ء۔ تذکرہ صفحہ ۵۱۷۔ مرزا صاحب اپنے جھوٹ سے ہی گھبرا گئے۔

۞:۔"رویا دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے"۔تذکرہ صفحہ ۵۴۲۔بلی کو چھیچھڑوں کے خواب۔

۞:۔"زمین تہ وبالا کر دی"۔ تذکرہ صفحہ ۵۴۵۔ ہر چیز کی تباہی سوچو گے تو ایسے خیالات ہی معدے سے دماغ کی طرف یورش کریں گے۔۔

۞:۔جن دنوں مرزا صاحب نے شور ڈالا ہوا تھا کہ ہم ہجرت کریں گے،لیکن جب یہ کہا کہ ہر نبی کی سُنت ہے ہجرت کرنا،اُس کے بعد اللہ نے انکو اپنے اس خیال سے ہی ہٹا دیا تا کہ جھوٹا نبی قادیان میں ہی رہے اور ہجرت کو اپنی نبوت کے ثبوت سے نہ پیش کر سکے،الہام غالباً انہی دنوں کا ہے۔"لنگر اٹھا دو"۔ تذکرہ صفحہ ۵۴۵۔

۞:۔جب بندہ ہر وقت دوسروں کے لئے بُرا سوچے تو ایسی ہی وحی ہوتی ہے،"الہام ہوا اُس پر آفت پڑی۔آفت پڑی"۔ تذکرہ صفحہ ۵۵۱

۞:۔جب دل میں یہ خواہش ہو کہ "گلیاں ہون سُنجیاں وچ مرزا یار پھرے تو ایسی ہی خبریں ملتی ہیں، وحی ہوئی،"زندگیوں کا خاتمہ"۔ تذکرہ صفحہ ۵۷۱

۞:۔جب ہر وقت دوسروں کے مرنے کی پیشگوئیاں کرو گے تو پھر الہام بھی ایسے ہی ہونگے، "کمبل میں لپیٹ کر صبح قبر میں رکھ دو" تذکرہ صفحہ ۵۷۱

۞:۔جب سب کی تباہی ہی چاہو گے تو پھر شیطان وحی بھی ویسی ہی بھیجے گا،"کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کُشتیاں"۔تذکرہ صفحہ ۶۰۷

۞:۔جن دنوں نذرانے ذرا کم ہوتے تھے تو پھر یہ وحی ہوتی تھی،"آفتوں اور مصیبتوں کے دن ہیں"۔تذکرہ صفحہ ۶۱۲۔

۞:۔جب مالیخولیا ترقی کرے تو بندہ سچ مچ اپنے آپ کو خدا سمجھنے لگ جاتا ہے اسوقت یہی القاء ہوتا ہے،"لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کر دونگا" تذکرہ صفحہ ۷۰۴۔

۞:۔الہام مرزا ہے ، "میرے دشمن ہلاک ہو گئے"۔ تذکرہ صفحہ ۷۰۵۔ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سوجھتا ہے۔

۞:۔ساری عمر دنیا کے لئے بجائے امن کے وبائیں ہی مانگتے رہے تو پھر شیطان نے بھی تو یہی الہام کرنا تھا،"ایک وبا پڑے گی"۔ تذکرہ صفحہ ۷۴۰۔اور خود ساری عمر تیس سے زیادہ وباؤں کا شکار رہے۔دنیا کے لئے ایک مانگتے مانگتے اپنے لئے تیس لے آئے۔

۞:۔جب الٹے کام کرو گے تو یہی کھٹکا لگا رہے گا اور ایسی ہی آوازیں نازل ہونگی، "راز کھل گیا"۔تذکرہ صفحہ ۷۰۹۔

۞:۔جب خفیہ ایجنسیوں کے لئے کام کرتے رہے تو ایسے ہی الہام ہونگے ناکہ،"فلاں کو پکڑ و اور فلاں کو چھوڑ دو"۔ تذکرہ صفحہ ۷۱۰۔

۞:۔جب پیشگوئیاں جھوٹی پڑیں اور اپنے اور بیگانے ساتھ چھوڑنے لگیں تو ایسی ہی وحی شیطان ہوتی ہے،"ایک اور قیامت برپا ہوئی" تذکرہ صفحہ ۷۱۰۔

۞:۔جب کسی کے لئے اچھا نہیں سوچو گے تو پھر دل کی مرادوں والے الہام ہی ہونگے، "یہ دو گھر ہی مر گئے"تذکرہ صفحہ ۷۱۲۔

۞:۔کسی بھی جگہ زلزلہ آنے پر تباہی ہوتی ہے تو کیا کسی بھی شریف آدمی کے لئے عید کا دن ہو سکتا ہے،لیکن یہ ایسا نبی ہے کہ جس کو دوسروں کی تباہی میں اپنی خوشی کے دن نظر آتے ہیں،"زلزلہ آنے کو ہے ہمارے لئے عید کا دن"، ۹ مارچ ۱۹۰۶ء تذکرہ صفحہ ۵۹۲۔

۞:۔یہ الہام بتا رہا ہے کہ لگتا ہے کہ کسی ڈائن کے گھر جنم لیا ہے،"اے بسا خانہ دشمن کہ توں ویراں کر دی"، حاشیہ میں لکھا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ تو نے دشمنوں کے گھر ویران کر دیئے۔ تذکرہ صفحہ ۷۱۴۔۔اسکے علاوہ بھی دو چار نمونے الہامات/وحی کے پیش کرتا ہوں جو انکے نزدیک نعوذ باللہ قرآن سے کم نہیں۔

۞:۔"ایک دانہ کس کس نے کھانا"۔تذکرہ صفحہ ۵۸۸۔جن دنوں لنگر کے لئے پیسے کافی کم آ رہے تھے تنگی ہو گئی تھی، غالباً اُسوقت کا الہام ہے۔

۞:۔جب ایک تیر سے دو(لڑکیاں) شکار کرنے کی خواہش ہو تو یہی الہام با موقع ہے،"الہام ہوا۔اے وَرڈ اینڈ ٹو گرلز" (یعنی ایک لفظ اور دو لڑکیاں۔ناقل)۔ تذکرہ صفحہ ۵۸۶ ۔

۞:۔کوئی اپنے مطلب کی خبر لگ گئی ہو گی کہ الہام ہوتا ہے، "دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہو گیا ہے"۔تذکرہ صفحہ ۵۸۹۔

۞:۔لگتا ہے کہ ان دنوں پیسے کی زیادہ ضرورت ہو گی جو یہ الہام ہوا پر بُرا ہو مراق کی بیماری کا کہ اپنے خدا کا نفع بخش الہام بھی بھول گئے،"ایک ارادتمند لُدھیانہ میں ہے"،

پھر اسکے مکان کا پتہ مجھے بتلایا گیا اور نام بھی بتایا گیا، جو مجھے یاد نہیں۔تذکرہ صفحہ ۵۹ .....اگر یاد نہیں تو الہام کس لئے ہوا؟.ایسے اور بیشمار نمونے مرزا صاحب کی کتابوں میں آپکو ملیں گے۔اے ہوشیار مذہبی دکانداری اولا د اور نسلی کارندو، مرزا جی کی ان موشگافیوں اور ہفوات کے باوجود تم لوگ اب کس منہ سے یہ سودا بیچ رہے ہو؟

الزام / توہین:۔ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی (نعوذ باللہ) صفات محمودہ کا بیان تو ایسے کیا ہے کہ ذاتی تجربہ کے باوجود شرفاء کسی کے بارے میں ایسی بات نہیں کہتے، پڑھیئے، شرمائیے، استغفار کیجئے اور............ مجھے معاف کر دیجئے گا کہ

۞ :۔مرزا صاحب کی ذہنی کیفیت اور دلی جذبات سامنے لانے کے لئے میرے خیال میں یہ حوالہ ضروری تھا۔''مردمی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ ہیں۔ہیجڑہ ہونا کوئی اچھی صفت نہیں جیسے بہرا اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بےنصیب محض ہونے کے باعث زواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی نمونہ نہ دے سکے''۔نورالقرآن، روحانی خزائن۔ جلد ۹، صفحہ ۳۹۲۔

جواب :۔ اب ہم ذرا مرزا صاحب کی اپنی زندگی میں جھانکتے ہیں۔مرزا صاحب نے اپنے اعترافی بیانات میں تسلیم کیا ہے کہ پچیس سال سے زیادہ پہلی بیوی کا حق ادا نہیں کیا اور قریباً پچاس برس کی عمر میں دوسری شادی کے وقت بھی مدتوں حقوق ادا کرنے کے قابل نہیں تھے۔

۞ :۔مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد، ایم اے، اپنی والدہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کو اوائل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور پر ''پھجے دی ماں'' کہا کرتے تھے، بےتعلقی سی تھی۔جسکی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے سخت بےرغبتی تھی اور ان کا ان کی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگین تھیں۔اس لئے حضرت مسیح موعود نے ان سے مباشرت ترک کر دی تھی''۔سیرت المہدی جلد اول صفحہ ۳۳، مرتبہ مرزا بشیر احمد ، ایم اے۔مندرجہ بالا روایت میں اوائل کا لفظ بتا رہا ہے کہ شروع سے ہی بےرغبتی ہو گئی تھی۔اور مرزا صاحب کے ایک صحابی سید سرور شاہ کا بیان ہے کہ مرزا صاحب نے اُن کو بتایا کہ فضل احمد کی پیدائش کے بعد سے اُنکا اپنے گھر سے کوئی تعلق نہیں (اندازاً ۱۸۶۰ء سے)۔

۞ :۔یاد رہے کہ مرزا جی کی شادی پھجے کی ماں سے تقریباً ۱۸۵۵ء میں ہوئی تھی اور مرزا بشیر کی والدہ سے ۱۸۸۴ء میں ہوئی تھی۔مرزا فضل احمد تقریباً ۱۸۶۰ء میں پیدا ہوا تھا اسکے بعد دوسری شادی تک ۲۴ سال کوئی بچہ نہیں ہوا۔وجہ کوئی بھی ہو مگر ۲۴ سال تک اپنی بیوی کو بےرغبتی سے رکھنا، کیا نبیوں کا کام ہے؟ ایک عورت کو اگر سزا ہی دینی ہے تو کیا اتنی لمبی سزا جائز ہے؟ کیا ازواج سے سچی اور کامل معاشرت کا نمونہ یہی ہے؟ جب آپ چوبیس سال ایک بیوی کے حقوق پورے نہیں کریں گے تو وہ کس کس رنگ میں رنگین نہیں ہو گی؟

۞ :۔لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا مرزا صاحب نے واقعی دین سے بےرغبتی کے باعث ''مباشرت ترک کی تھی'' یا کوئی اور وجہ تھی۔مذہب سے بےرغبتی تو محض بہانہ تھا ،اصل وجہ خود بیان کرتے ہیں،''میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا اور دو مرضیں یعنی ذیابیطس اور دردِ سر مع دوران سر قدیم سے میرے شامل حال تھیں جن کے ساتھ بعض اوقات تشنج قلب بھی تھا اس لئے میری حالت مردمی کالعدم تھی''۔تریاق القلوب، روحانی خزائن، جلد ۱۵، صفحہ ۲۰۳۔

۞ :۔لیکن یہیں پر بس نہیں کرتے بلکہ بقول شخصے قوت مردمی کالعدم ہونے کے باوجود انہوں نے نصرت جہاں بیگم سے دوسری شادی کی اور مرزا صاحب کے اپنے کہنے کے مطابق اپنے کو عورت کے قابل نہیں محسوس کرتے تھے فرماتے ہیں۔''جب میں نے شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔آخر میں نے صبر کیا''۔ مکتوبات احمدیہ ،جلد پنجم ، خط نمبر ۴۔۱۔

☆ اگر آپ ایک غیرتمند مرد ہیں تو آپ سوچیں کہ کسی بھی وجہ سے اگر ایسی حالت ہوتی ہے تو کیا آپ ان حالات میں پہلے شادی کریں گے یا پہلے اپنا مکمل علاج کروانے کے بعد شادی کریں گے؟ اگر ماں یا باپ ہیں ایک بیٹی کے، تو کیا ایسی بیماریوں اور کالعدم قوت مردمی کے حامل کسی مرد کو اپنی بیٹی بیاہیں گے؟ بلکہ اگر آپ کو کوئی ایسا رشتہ آئیگا تو کیا آپ ایسے رشتہ کے بارے میں سوچنا دور کی بات سننے کے بھی روادار ہوں گے؟

☆ کیا مرزا غلام احمد صاحب نے قرآن کریم اور رسول کریم کی واضح ہدایت کے مطابق کہ ایسے مواقعوں پر قول سدید سے کام لو اور انکو اپنے ایسے حالات کھول کر بتاؤ، جن سے آئندہ زندگی میں کوئی فساد نہ بن سکے، اپنی ایسی حالت (کالعدم قوت مردمی) کا لڑکی کے والدین کو بتایا تھا؟ ویسے تو یہ بھی نہیں بتایا کہ لوگوں سے قرض لیکر دلہن بیاہنے آ گئے ہیں۔

☆ اسلامی تعلیمات بتاتی ہیں کہ انسان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم ہے، اور حقوق العباد پر بہت زور دیا گیا ہے، کیا مرزا صاحب نے جبکہ پہلی بیوی کے حقوق ہی نہ ادا کر پا رہے تھے، ایسی حالت میں ایک اور شادی کرکہ ازدواجی حقوق، شریعت، اخلاق، قانون اور حقوق العباد کی خلاف ورزی نہیں کی؟ پھر قابل غور فقرہ کہ اپنی ہی زیادتی پر فرما رہے ہیں کہ میں نے صبر کیا، ان دو عورتوں نے جس طرح خاموشی سے اس ظلم کو برداشت کیا انکے حق میں کوئی کلمہ خیر نہیں!!

☆ کیا اتنی واضح انسانی حقوق کی پامالی کے بعد کوئی ولی تو چھوڑ نیک آدمی بھی کہلا سکتا ہے، کجا کہ دعویٰ نبوت ہو؟ اور خود اس صفات محمودہ سے بے بہرہ ہونے کے باوجود کس طرح ایک نبی پر اپنی زبان طعن دراز کر رہے ہیں؟ احمدیو آنکھیں کھولو، کس کو نبی مان رہے ہو جو اپنے اہل بیت کے بھی حقوق ادا کرنے پر قادر نہیں، تمہارے کون سے حقوق ادا کرے گا؟ جو زندگی کے انتہائی اہم موڑ پر قول سدید کو چھپاتا ہے تمہاری کونسے نیک کام میں رہنمائی کرسکتا ہے؟ جو رسول کریم کی اس انتہائی اہم حدیث سے آنکھیں بند کرکے کہ ”تم میں سب سے بہتر وہ ہے جسکا سلوک اسکے گھر والوں سے بہتر ہے“ صرف اپنے نفس کی تسکین کے لئے ہر چیز کو چھپاتے ہوئے ایک کنواری سے شادی کرتا ہے مگر اس کے حقوق ادا کرنے کے بھی قابل نہیں تو وہ تمہیں کیسے سیرت اور تعلیم نبوی کی صحیح راہ دکھا سکتا ہے؟

الزام / توہین:- ایک طرف تو مرزا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نعوذ باللہ مردانہ صفات سے عاری قرار دے رہے ہیں، لیکن انکے دل کی آگ ہے کہ بجھتی ہی نہیں، اس پر اب مزید فحاشی، کنجریوں سے تعلق اور جوان بے تعلق عورت سے خدمت کروانے کا الزام لگا رہے ہیں:۔

۞:۔ لکھتے ہیں کہ ”لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانے میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحیٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اسکی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحیٰ کا نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے منع تھے“ دافع البلاء / ر خ، ج ۱۸ / ص ۲۲۰۔

۞:۔ ”اور پھر مجرد اور ایک خوبصورت کسبی عورت سامنے پڑی ہے۔ جسم کے ساتھ جسم لگا رہی ہے۔ کیا یہ نیک آدمیوں کا کام ہے اور اس پر کیا دلیل ہے کہ اس کسبی کے چھونے سے یسوع کی شہوت نے جنبش نہیں کی تھی“۔ نورالقرآن ۲ / ر خ، ج ۹ / ص ۴۴۹۔

جواب:- مرزا صاحب کی مندرجہ بالا تحریر کے کئی پہلو ہیں۔ کوشش ہے کہ ہر اہم بات کا جواب دیا جائے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی پاکدامنی کا تو قرآن شریف بھی گواہ ہے، دراصل یہاں اہم بات یہ ہے کہ جو الزامات مرزا صاحب نے لگائے ہیں، کیا اُن الزامات سے انکی اپنی زندگی بھی پاک ہے یا نہیں؟ اس مضمون میں بنیادی طور پر اسی سوال کا جواب دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

۞:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پاکدامنی کے بارہ میں قران کریم میں ہے، ”اور ہم نے مریم اور اس کے بیٹے مسیح کو تمام جہانوں کے لئے ایک معجزہ بنایا“۔ سورۃ الانبیاء ۲۱ / آیت ۹۱۔ کیا اللہ تعالےٰ کسی انسان کو معجزہ کے طور پر پیش کرنے کے لئے ناپاک کام کرنے والوں کا انتخاب کرتا ہے؟ مسلمان کے عقائد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں غلط نہیں ہوسکتے اور عیسائی بھی انکی عزت کرتے ہیں۔ صرف چند یہودی اور انکے بھونپو مرزا صاحب ہی ایسی باتیں پھیلا سکتے ہیں۔

۞:۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ چونکہ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے **حصور** کا لفظ نہیں آیا اس لئے کہ ان کا بے تعلق عورتوں سے تعلق تھا۔ مرزا صاحب تو آنجہانی ہوگئے، کیا کوئی قادیانی بزرجمہر بتا سکتا ہے کہ، کیا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رسول اکرم ﷺ تک (سوائے حضرت یحیٰی علیہ السلام کے) کسی اور نبی کے لئے **حصور** کا لفظ آیا ہے؟ اگر ہے تو دکھائیں! اور اگر نہیں تو بتائیں کہ کیوں نہیں آیا؟ اگر مرزا صاحب کی دلیل مان لیں تو اسکا مطلب ہے کہ نعوذ باللہ اُن تمام انبیاء اللہ کا تعلق بھی عورتوں کے ساتھ ناجائز قسم کا تھا۔ اور اگر ایسی بات نہیں تو یہ ماننا پڑیگا کہ مرزا صاحب نے **حصور** کے لفظ کی آڑ لے کر اپنے دل کا خبث اور جلن اور سڑاند باہر نکالی ہے!

۞:۔ مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ قرآن نے ان کا نام ابن مریم رکھا ہے۔ اور ایک دوسری تحریر میں لکھتے ہیں ”خدا نے مجھے مسیح موعود کرکے مجھے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے“۔ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد / ر خ، ج ۱۷ / ص ۱۴۔ اب ہم ان کا مطلب یکجا کریں تو مرزا صاحب قرآن کی رو سے خدا کے ہاتھوں سے ابن مریم کا جامہ پہن کر آئے ہیں، اور یہ جامہ پہننے والا **حصور** نہیں ہے کہ اسکے عورتوں کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے، اسکا مطلب یہ ہوا کہ اگر ہم مرزا

صاحب کے مطابق ہی لفظ **حصور** اور اسکی تشریح کو اپناتے ہیں تو ہمیں مرزا صاحب کو بھی بے تعلق عورتوں کے ساتھ گندے اور غلیظ کاموں میں ملوث سمجھنا پڑیگا۔ اور یقیناً اسی لئے مرزا صاحب کو نہ تو انکا خاندان، نہ ہی دنیا **حصور** تو کیا شریف آدمی بھی خیال نہیں کرتے تھے۔

ہم مرزا صاحب کو غلیظ کاموں میں ملوث یقین کرتے ہیں کہ اس کے لئے ہمیں لفظ **حصور** کی بحث میں مزید جانے کی ضرورت نہیں۔ اسکے لئے مرزا صاحب کے اپنے ذاتی حالات کے متعلق اقبالی بیان، انکی اولاد، اصحاب اور ان خواتین کے بیان جن میں وہ مرزا صاحب سے سرُور حاصل کرتی تھیں کافی ہیں۔

۞:۔ اب ہم مرزا صاحبہ کا ذاتی تجربہ بیان کرتے ہیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں، ''اور میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ بعض عورتیں جو قوم کی چوہڑی یعنی بھنگن تھیں جن کا پیشہ مردار کھانا اور ارتکاب جرائم کا م تھا، انہوں نے ہمارے رُوبرُو بعض خوابیں بیان کیں اور وہ سچی نکلیں۔ اس سے بھی عجیب تر یہ کہ بعض زانیہ عورتیں اور قوم کے کنجر جن کا دن رات زنا کاری کام تھا انکو دیکھا گیا کہ بعض خوابیں انہوں نے بیان کیں اور وہ پوری نکلیں''۔ حقیقة الوحی / رخ ، ج ۲۲ ص ۵ ۔ کہتے ہیں کہ جادو وہ سر چڑھ کر بولے۔ مرزا صاحب جب خود بھنگنوں اور کنجریوں اور زانیوں کے ساتھ ذاتی تجربہ حاصل کرتے رہے ہیں اور دنیا کو فخریہ بتا بھی رہے ہیں۔ واہ حوصلہ ہو تو ایسا۔ اسی مضمون میں دوسری جگہ مرزا صاحب کا چوڑھوں سے تعلق بھی ہم نے سامنے رکھ دیا ہے۔ یہاں اُنکا ذاتی تجربہ بھی پیش کر دیا ہے:۔

☆ اس پر ایک سوال تو یہ ہے کہ جب ذاتی تجربہ حاصل کر رہے تھے تو اس قربت نے مرزا صاحب کے جذبات میں کیا انگیخت پیدا نہ کی ہوں گی؟ اور اگر انگیخت پیدا ہوئی تو مرزا صاحب نے کیا کِیا؟ معلوم ہوتا ہے کہ یقیناً انہی سے تشفی حاصل کی کیونکہ بیوی سے تو تعلق مرزا فضل کی پیدائش کے بعد نہ رہا تھا کہ اس کے پاس ہی چلے جاتے؟

☆ اور یہاں دوسری بات جو جاننے کی خواہش ہے کہ مرزا صاحب یہ ذاتی تجربہ بھنگیوں اور زانی کنجروں کے گھروں میں جا کر حاصل کرتے رہے یا وہ مرزا کے پاس آتی تھیں؟

۞:۔ مرزا صاحب نے اپنے الزام میں یہ بھی کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت فاحشہ عورت نے اپنی حرام کی کمائی سے کی۔ کم از کم اس میں یہ بات تو تسلیم کرتے ہیں نا کہ ایسی خواہش حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے نہیں تھی بلکہ اس عورت کی اپنی خواہش تھی:۔

☆ ہم کمائی کے معاملہ میں جو مرزا صاحب نے اپنے والد کی سال بھر کی پنشن وصول کرنے کے بعد چند دنوں میں ادھر اُدھر خرچ کر دی اور پھر شرم کی وجہ سے گھر سے بھاگ گئے اسکا ذکر نہیں کرتے۔

☆ اپنی ضرورتوں اور مذہب کے نام پر کشکول لے کر چندے کے جو دھندے کئے ان کا بھی ذکر یہاں نہیں کرتے۔

☆ اخبار رسالے لگوا کر ادائیگیاں نہ کرنے پر نادہندگان کی فہرستیں جو اخباروں میں چھپیں اُن میں انکے نام چھپنے کا بھی ذکر نہیں کرتے۔

☆ ٹیکس بچانے کے لئے جو ہیرا پھیریاں کیں۔ مریدوں کی تعداد میں ہیر یاں پھیریاں کیں۔ اسکی بھی یہاں بات نہیں۔

☆ لیکن جو شخص ہر طرف ہیرا پھیریاں کر رہا ہے تو توقع یہی ہے کہ اس نے زندہ کنجروں کے مال کے ساتھ بھی ''زندہ دلی کا سلوک'' ہی کیا ہوگا۔

۞:۔ لیکن ہم کسی خیالی بات کو پیش نہیں کرتے بلکہ مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے، نے مردہ کنجری کے مال پر لکھا ہے اس کو بھی پیش کر دیتے ہیں۔ ''ایک دفعہ انبالہ کے ایک شخص نے حضرت صاحب سے فتویٰ دریافت کیا کہ میری ایک بہن کنجنی تھی۔ اس نے اس حالت میں بہت سا روپیہ کمایا پھر وہ مرگئی اور مجھے اسکا ترکہ ملا۔ مگر بعد میں مجھے اللہ تعالےٰ نے توبہ اور اصلاح کی توفیق دی (یعنی قادیانیت میں داخل ہو گیا تھا۔ ناقل) اب اس مال کو میں کیا کروں؟ حضرت صاحب نے جواب دیا۔ کہ ہمارے خیال میں اس زمانہ میں ایسا مال اسلام کی خدمت میں خرچ ہوسکتا ہے (مرزا صاحب دعویدار تھے کہ اسلام کی خدمت کا خرچ ان کے پاس جمع کروایا جائے۔ ناقل) اور پھر مثال دے کر بیان کیا۔ (یعنی مال وصولنے کے لئے ہر طریقہ سے قائل کرنے کی کوشش کی۔ ناقل)۔.............. سیرت المہدی / ج ا / روایت ۲۷۲ / ص ۲۶۱ و ۲۶۲۔ ایک اور جگہ میں نے پڑھا ہے کہ اس نے یہ روپیہ مرزا صاحب کے حوالے کر دیا۔ آئندہ ایڈیشن میں امید ہے کہ انشاءاللہ رقم وصولی کا حوالہ بھی دے دیا جائیگا۔ اب دیکھیں کہ ایک شخص اللہ کے نبی پر بہتان باندھ رہا ہے جسکا کوئی ثبوت بھی نہیں لیکن خدا تعالےٰ اسکی اپنی زبان سے زندہ تو دور کی بات مردہ کنجریوں کے مال کو وصول کرنے کے فتوے دلوا رہا ہے وصول کر رہا ہے اور اس کے بیٹے کے قلم سے اسکو باثبوت بھی بنا رہا ہے! دیکھ لیں کہ مرزا صاحب سے مردہ کنجروں کے مال کو بھی امن نہیں۔

قادیانی عزیزو، دوستو اب تو عقل کرو اور اپنے جان، مال عزت، وقت، جائداد کو ان مذہبی ٹھگوں کے چندے کے دھندے سے امن میں کر لو۔

۞:۔ مرزا صاحب نے اعتراض کیا ہے کہ جوان بے تعلق عورت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت کی ہے۔ اُس جوان عورت نے جو بھی خدمت کی وہ دن دہاڑے، دوسرے

مریدوں کی موجودگی میں کی۔لیکن مرزا صاحب کی خدمت تو جوان، بے تعلق، نا کتخدا لڑکیاں وعورتیں کئی کئی ماہ تک، رات کی تاریکی میں، تنہائی میں ساری ساری رات کرتی رہیں!
مرزا صاحب کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے جس کو مرزا صاحب کی طرف سی الہامی خطاب قمر الانبیاء بھی دیا گیا، لکھتے ہیں'' ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا۔کہ **میں تین ماہ کے قریب حضرت** (مرزا صاحب۔ناقل) **کی خدمت میں رہی ہوں**۔گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت (یہ قاری پر منحصر ہے کہ وہ سیاق وسباق کے نتیجہ میں ''اسی طرح'' کس طرح کی خدمت سمجھے۔ناقل) کرتی تھی۔ **بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گذر جاتی۔مجھ کو اس اثنا میں کسی قسم کی تھکان وتکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا۔دو دفعہ ایسا موقع آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کا موقعہ ملا۔پھر بھی اس حالت میں مجھ کو نہ نیند نہ غنودگی اور نہ تھکان معلوم ہوئی۔بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔** .... سیرت المہدی / ج ۳ / روایت ۹۱۰ / ص ۲۷۳ ۔اس روایت کے بعد کیا ہم پوچھ سکتے ہیں:۔

☆ کہ زینب بیگم مرزا صاحب کی قریبی رشتہ دار تھی یا جوان بے تعلق عورت؟ ہمیں خدمت کے وقت تک اس عورت سے کسی رشتہ داری کا ثبوت جماعت کے لٹریچر میں نہیں ملتا!

☆ مرزا صاحب صرف ایک مرتبہ، ایک جوان عورت کا دوسرے حواریوں اور لوگوں کی موجودگی میں دن کی روشنی میں صرف پیروں پر عطر ملنے پر کئی کتابوں میں انتہائی بے ہودگی کے ساتھ غلط اعتراضات کے بعد، زینب بیگم سے ایک وقت نہیں، ایک دن نہیں، ایک رات نہیں، ایک ہفتہ نہیں بلکہ کئی کئی مہینہ رات کی تاریکی میں کچھ دیر نہیں بلکہ اکثر آدھی رات تک اور کئی دفعہ پوری رات پوری رات خدمت کرواتے رہے اسکو کیا کہیں گے؟

☆ جس وقت ایک جوان لڑکی مرزا صاحب کی رات کے وقت خدمت کرتی تھی تو مرزا صاحب کی بیگم کہاں ہوتی تھیں؟

☆ کیا پاس ہوتی تھیں تو ایک بے تعلق عورت کا میاں بیوی کے درمیان بیٹھنا کس حد تک اخلاقاً، شرعاً، قانوناً جائز تھا؟

☆ اور اگر پاس نہیں ہوتی تھیں تو کیا ایک جوان عورت کا مرزا صاحب کے ساتھ پوری پوری رات اکیلا رہنے کا کوئی اخلاقی یا شرعی جواز تھا؟

ممکن ہے کہ بعض قادیانی کہیں کہ وہ بیٹی کی طرح تھی۔اسکا جواب یہ ہے کہ وہ بیٹی نہیں تھی، کیا اسکا نکاح مرزا صاحب سے جائز تھا یا نہیں؟ اور قرآن کریم مُنہ بولی اولاد کو نہ تو اولاد قرار دیتا ہے اور نہ ہی ایسے رشتوں کو جائز قرار دیتا ہے۔

☆ یہ تو ممکن ہے کہ خدمت کے بعد اگر بیٹی بھی کہے گی تو یہی کہے گی کہ شکر ہے اور میں خوش ہوں کہ اللہ نے مجھ سے باپ کی خدمت لی، لیکن کیا بیٹی بھی یہی کہے گی کہ جو زینب کہہ رہی ہے کہ کسی قسم کی تھکان محسوس نہیں ہوتی تھی بلکہ (اُس وقت) دل خوشی سے بھر جاتا تھا۔

☆ لیکن اس بھی بڑھکر وہ بتا رہی ہے کہ ''پھر بھی اس حالت میں مجھ کو نہ نیند، نہ غنودگی اور نہ تھکان معلوم ہوئی بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا'' یہ کونسی خدمت تھی جس میں بجائے تھکن کے سرور پیدا ہوتا تھا اور خوشی سے نیند، تھکان، غنودگی سب ہوا کی طرح اُڑ گئیں؟

☆ ہم جب مرزا صاحب کے ذہنیت، ذاتی تجربوں، قوت باہ کے نسخوں کے استعمال اور رات کی تنہائیاں کو دیکھتے ہیں اور انکی ساتھی خوشی اور سرُور سے پاگل ہو رہی ہوتی ہے۔تو یقیناً ہم حق بجانب ہیں کہ پورے حق الیقین سے کہہ سکیں کہ یہ خدمتیں نہ تو شرعاً، نہ اخلاقاً اور نہ ہی قانوناً اور بالخصوص ایسے مقام کے مدعی کے لئے کسی طرح بھی جائز تھیں، بلکہ مرزا صاحب مذہب کی آڑ میں شرافت کے پرخچے اُڑانے والے تھے۔

☆ اس قسم کے اور بھی کافی واقعات ہیں، مثلاً جوان عورتوں کے راتوں کو پہرہ دینے کے، نامحرم عورتوں سے ٹانگیں دبوانے کے، وغیرہ، طوالت کے خوف سے نہیں دئے جا رہے۔

۞ **:۔** مرزا صاحب بے بنیاد اور بے ہودہ اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''اور پھر مجرد اور ایک خوبصورت کسبی عورت سامنے پڑی ہے۔جسم کے ساتھ جسم لگا رہی ہے۔کیا یہ نیک آدمیوں کا کام ہے اور اس پر کیا دلیل ہے کہ اس کسبی کے چھونے سے یسوع کی شہوت نے جنبش نہیں کی تھی''۔اس قسم کی کوئی حرکت کم از کم حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو نہیں کی لیکن مرزا صاحب کے صحابی خاص ایک واقع بیان کرتے ہیں۔لکھتے ہیں'' حضرت...(مرزا صاحب۔ناقل) کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی سی عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی۔ایک دفع اُس نے کیا حرکت کی کہ جس کمرے میں حضرت صاحب بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے۔وہاں ایک کونے میں کُھرا تھا۔جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھے تھے۔وہاں اپنے کپڑے اتار کر اور ننگی بیٹھ کر نہانے لگی۔حضرت صاحب اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے۔جب وہ نہا چکی تو ایک اور خادمہ اتفاقاً آ نکلی۔اس نے اس نیم دیوانی کو ملامت کی کہ حضرت صاحب کے کمرے میں اور موجودگی کے وقت تم نے یہ کیا حرکت کی۔تو اُس نے ہنس کر جواب دیا۔انہوں کچھ دیدا ہے؟ یعنی اسے کیا دکھائی دیتا ہے''۔ ذکرِ حبیب / ص ۳۸ / مصنفہ مفتی محمد صادق قادیانی ، صحابی مرزا

صاحب۔اب دیکھیں کہ مرزا صاحب کے سامنے ایک جوان، مجرد اور خوبصورت ملازمہ کس طرح کپڑے اتار رہی ہے، مرزا صاحب اپنے کام میں (یعنی اسکو دیکھنے کے) مشغول ہیں، وہ جسم پر پانی ڈالتی ہے تو مرزا صاحب (دیکھنے کے) کام میں محو ہیں۔نہا کر انگڑائی لے کر کھڑی ہوتی ہے مرزا صاحب کے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو رہے ہیں، اور ایسے موقع پر کیا دلیل ہے کہ مرزا صاحب بے قابو نہیں ہو گئے ہوں گے جب کہ اکیلے کمرہ میں جوان عورت، ملازمہ بدرجہ کنیز، اور الف ننگی سامنے اٹھکیلیاں کر رہی تھی۔مرزا صاحب کے بیٹے اور دوسرے خلیفہ ایک جگہ کہتے ہیں کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ کمرے ایک جوان عورت اور مرد اکیلے ہوں اور ان کے درمیان شیطان دخل نہ دے۔تو کیا ہم یقین کرنے میں حق بجانب نہیں کہ کیا کیا کھیل نہیں کھیلے گئے جن کے بعد نہانا ضروری ہو گیا۔لیکن اس کے ساتھ کچھ سوالات بھی ہیں:۔

☆ کیا یہ ممکن ہے کہ گھر کی کوئی ملازم یا ملازمہ دیوانہ ہو یا فرزانہ، اپنے مالک یا مالکہ کی مرضی کے بغیر بے لباس ہونے کی جراءت کرے؟

☆ اس واقعہ کے بیان میں یا بعد ہمیں مرزا صاحب یا اُن کی بیوی کی طرف سے اس ملازمہ کو نکالے جانے، یا سرزنش کرنے کی کہیں کوئی روایت نہیں ملتی۔اسکا یقیناً مطلب ہے کہ دونوں کو اس حرکت پر کوئی اعتراض نہ تھا۔

☆ کیا یہ ممکن نہیں کہ مرزا صاحب سے اسکا ہر قسم کا تعلق ہو اور اس دن بھی یہی بات ہوئی ہو لیکن سو دن چور کے ایک دن سعد کا کے مصداق اس دن نہانے کے بعد کپڑے پہننے سے قبل ہی دوسری ملازمہ اچانک اندر آ گئی ہو اور چوری پکڑی گئی؟

☆ کیا یہ ممکن نہیں کہ اس واقعہ کو خود ہی جہاں تک ممکن ہوا، بنا سنوار کر اس لئے پھیلا دیا گیا ہو تا کہ دیکھنے یا پکڑنے والی ملازمہ کی اصل بات پر کوئی یقین نہ کرے؟

☆ مرزا صاحب کے خدا تعالےٰ سے قرب کے دعوے بہت زیادہ بلند اور بے شمار ہیں۔اور بقول ان کے انکے اندر ہر وقت قوت قدسیہ کام کرتی تھی۔اسکا مطلب یہ ہے کہ انکے حواس خمسہ عام انسانوں کی نسبت بہت زیادہ حساس اور بیدار ہونے چاہئیں۔کیونکہ اللہ تعالےٰ اپنے قرب والے لوگوں کو غیروں کی تہمتوں اور فتنوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ اسپر سوال یہ ہے کہ یہ کیسے ممکن ہوا کہ مرزا صاحب اپنے کمرے میں بیٹھے ہیں، ایک غیر عورت کمرے میں خاموشی سے داخل ہوتی ہے، لیکن مرزا صاحب کو پتہ نہیں چلتا!

☆ بیان کردہ واقعہ کے مطابق اپنے کپڑے اتارتی ہے مرزا صاحب کو پتہ نہیں چلتا!

☆ گھڑوں سے غسل کے لئے پانی نکالتی ہے اور پانی نکالنے کی آواز بھی مرزا صاحب کو پتہ نہیں چلتی!

☆ نہانے میں بہر حال کچھ دیر تو لگتی ہے، پانی کی آواز، جسم کی صفائی کی آواز مرزا صاحب کو سنائی نہیں دیتی!

☆ دوسری ملازمہ آتی ہے، اسکو ڈانٹتی ہے اور وہ اپنی ہنسی کر جواب دیتی ہے (غالباً وہ اس بات پر ہنسی ہوگی کہ سب کچھ ہو چکا اب تم نے کیا دیکھنا ہے یا دیکھا ہے) لیکن مرزا صاحب کو تب بھی پتہ نہیں چلتا، کیونکہ اس وقت بھی مرزا صاحب کے کسی ردعمل کا ذکر نہیں!

☆ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شخص جسکا دعویٰ کئی اولعزم نبیوں سے بڑھ کر نبی اللہ ہونے کا دعویٰ ہو، شیطان ایک عورت کو بہکا کر انکے کمرہ میں لاتا ہے، کپڑے اتر واتا ہے، سامنے بٹھا کر نہلواتا ہے، لیکن اس قدر رُسوا کُن قصے سے بچانے کے لئے اسکے حواس کو بیدار نہیں کرتا بلکہ اور زیادہ مجہول والی حالت طاری کر دیتا ہے، تا کہ رہتی دنیا تک یہ قصہ اسکی ذات پر سوالیہ نشان کے ساتھ کھڑا رہے۔کیا اللہ تعالےٰ اپنے نبیوں سے ایسا سلوک کرتا ہے؟

☆ ہر مضمون پڑھنے والا یا والی جانتا ہے اور کئی بار آزمایا بھی ہوگا کہ اگر ایک انسان گہری نیند نہیں سو رہا، غنودگی کی حالت میں بھی کسی کمرہ میں اکیلا بیٹھا ہوا یا بیٹھی ہوئی ہے، اور اس کمرے میں مخالف جنس کا فرد، چاہے باپ، بھائی، خاوند یا بیٹا ہو یا غیر ہو، چاہے ماں بیٹی بہن، بیوی یا غیر عورت ہو، فوراً اس انسان کی چھٹی حس اسکو مطلع کر دے گی، جس کی وجہ سے اکیلا بیٹھا ہوا انسان چوکنا ہو جائیگا، سنبھل جائیگا۔ایک عام گناہگار انسان کے ساتھ اگر خدا تعالےٰ ایسا سلوک کرتا ہے تو نبیوں کے ساتھ تو اسکا حفاظت کا سلوک بے حساب ہوگا۔کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے تقدس کے تمام دعوے بے بنیاد، جھوٹ اور دجل اور مذہب کے نام پر صرف دکانداری ہیں؟

☆ واقعہ میں لکھا ہے کہ باہر سے آنے والی خادمہ نے ننگی کو نیم دیوانی کہا۔خادمہ نیم دیوانی تھی اس لئے اس نے ایسی حرکت کی۔

☆ انسانی فطرت ہے کہ جب وہ کسی قریبی جاننے والا کو کسی انہونی بات میں مبتلا دیکھتا ہے تو وہ اسکو بے تکلفی سے کہتا ہے کہ کیا پاگل ہو گئے ہو، دیوانے ہو گئے۔یا مجھے تو تم آدھے پاگل لگتے ہو۔تو اسکا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ کام کرنے والا پاگل ہے، بلکہ ہم سب جانتے ہیں کہ کہنے والے کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت تم صحیح کام نہیں کر رہے۔اس لئے اس سے یہ کہاں ثابت ہو گیا کہ وہ نیم دیوانی تھی؟

لیکن اسکے باوجود اگر قادیانی اس موقف پر قائم ہیں کہ وہ نیم دیوانی تھی تو تب بھی یہ موقف تو اور زیادہ ہمارے موقف کو مضبوط کرتا ہے کہ دانستہ ایسے کاموں کے لئے گھر میں نیم دیوانی خادمہ رکھی کہ لائن پر لگ گئی تو ٹھیک، اور اگر اس نے شور مچا دیا، یا لوگوں کو بتانا شروع کر دیا تو آرام سے کہہ دیں گے کہ نیم دیوانی ہے اسکی بات کا کیا اعتبار۔

☆ دوسرے مرزا صاحب کو ہر جگہ دیوانے ہی ملتے ہیں، گھر میں ملازمہ دیوانی، ماموں دیوانے، با ہر یار محمد دیوانہ جو ناجائز برکت حاصل کرنے کے لئے مرزا صاحب کے جسم پر

دوران نماز ہاتھ پھیرتا تھا۔ایک مرید پروفیسر نام کے دیوانے۔یہ دیوانوں کے پیر تھے یا؟

☆ چلیں مان لیا کہ خادمہ دیوانی تھی، مرزا صاحب تو فرزانے تھے،انہوں نے فرزانوں والا کام کیوں نہ دکھایا؟

۞:۔ جس واقعہ کو بنیاد بنا کر مرزا صاحب اپنے غلیظ تبصرہ کو واقعہ کی صورت میں پیش کر رہے ہیں اس کا خلاصہ یہ ہے۔''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انکے ایک حواری شمعون نے دعوت پر بلایا، وہاں اور لوگ بھی موجود تھے۔ایک عورت جسکا نام مریم تھا اور اسکی شہرت اچھی نہیں تھی، حضرت مسیح علیہ السلام کی شہرت کا سُن کر اُن کو دیکھنے کے لئے وہاں آ گئی۔ جب اسکی نظر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاکیزہ چہرہ پر پڑی تو اللہ تعالےٰ نے اسکے دل کی حالت بدل دی اور وہ عطر لے کر آئی اس سے انکے پاؤں کو دھویا اور پاؤں پکڑ کر بیٹھ گئی اور آنسو بہا بہا کر اُن سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگ گئی اور بخشش کی طلبگار ہوئی''۔طوالت کی وجہ سے پوری تفصیل نہیں دے سکے مگر قارئین کرام اس واقعہ کی تفصیل پڑھنے کے لئے انجیل ، متی / باب ۲۶ / درس ۲ بتا ۱۳ ۔نیز انجیل ، لوقا / باب ۷ / درس ۳۶ تا ۵۰ ۔دیکھ سکتے ہیں۔

☆ اسپر میں اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اگر مرزا صاحب صحیح نیت کے انسان ہوتے اور حقائق پیش کرنا چاہتے تو پہلے وہ انجیل کی یہ عبارت پیش کرتے، اسکے بعد اُس پر اپنا تبصرہ جیسا بھی وہ چاہتے کرتے۔تاکہ سب کو پتہ چلتا کہ اصل واقعہ کیا ہے اور تبصرہ کیا کیا جا رہا ہے۔جیسا کہ اس مضمون میں ہم نے کیا پہلے قادیانی حوالہ جات پیش کئے ہیں اسکے بعد ان پر تبصرہ کیا ہے۔لیکن ہمارا یقین ہے کہ مرزا صاحب کو حقائق سے غرض نہیں تھی وہ صرف اپنا دلی بُغض باہر نکالنا چاہ رہے تھے۔

☆ مرزا صاحب نے بجائے اصل بات کے پیش کرنے کے، اپنے لا یعنی، بے ہودہ، غلیظ تبصروں کو اصل واقعہ کی صورت میں پیش کر کے خود اپنے ہاتھوں اپنے جھوٹ، دجل، اور فساد پر مہریں لگا دی ہیں۔قادیانی دوستو، عزیزو، اللہ کے لئے تم بھی ضمیر کی آنکھیں کھول کر ایک بار جائزہ لے لو تو دین و دنیا میں مرزا کے پھیلائے ہوئے فساد سے بچ جاؤ گے۔

الزام / توہین:۔ مرزا صاحب حضرت عیسیٰؑ کے خاندان کے متعلق لکھتے ہیں:

''آپکا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپکی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپکا وجود ظہور پذیر ہوا''، ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ،رخ ،ج ۱۱ / ص ۲۹۱۔

جواب :۔ مرزا صاحب دوسروں کے خاندان پر تو کیچڑ اُچھال رہے ہیں، اُن کے اپنے خاندان کا جائزہ لیتے ہیں:۔مرزا صاحب اپنے خاندان کے بارہ میں لکھتے ہیں:۔

۞:۔''میں ایک نہایت کم درجہ کی حیثیت کا انسان تھا اور اس قدر کم حیثیت تھا کہ قابل ذکر نہ تھا اور کسی ایسے ممتاز خاندان سے نہ تھا''۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم / رخ ، ج ۲۱ / ص ۷۰۔دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ نبی ممتاز خاندان سے ہوتا ہے۔

۞:۔ دوسری جگہ اپنے چچازاد بھائی مرزا امام الدین کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں،''ایک شخص نامی مرزا امام دین قادیان میں ہے جس سے ہماری تیس برس سے عداوت چلی آتی ہے(کیا نبی بھی کسی انسان سے عداوت کا اظہار کرتا ہے؟ نبی تو صرف غلط اشخاص کے عملوں سے کراہیت کا اظہار کرتا ہے، لیکن انسان سے عداوت کا اقرار یا اظہار نہیں۔ ناقل)اور کوئی میل ملاپ اسکا اور ہمارا نہیں ہے اسکا تعلق چوڑھوں سے رہا اور اب بھی ہے''۔ ملفوظات / ج ۵ / ص ۴۹ (بحوالہ اخبار البدر / ج ۲ /، نمبر ۵ / ص ۳۶۔۳۷ / مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۰۳)۔اسکا بڑا بھائی اور مرزا صاحب کا دوست و چچازاد نظام الدین ڈاکے مارتا ہوا پکڑا گیا۔

۞:۔ ویسے مزے کی بات یہ ہے کہ انگریز جن کی خوشامد و خاندانی غلامی پر مرزا صاحب فخر کرتے اور اوروں دوسروں کو بھی اس امر کی طرف راغب کرتے رہے اور جن سے اپنی عزت و آبرو کی حفاظت مانگتے رہے وہ کیا لکھتے ہیں،''احمدیہ فرقہ کا بانی مرزا غلام احمد ہے اس نے اول ابتدا چوڑھوں سے کی''۔ملفوظات / ج ۵ / ص ۴۸۔ (بحوالہ سول اینڈ ملٹری گزٹ)۔مرزا صاحب کے اپنے اور اپنے خاندان کے بارہ میں انکشافات اور انکے دوستوں کی تصدیق تو دیکھ لی۔خوب آبرو رکھی! اب اگر ان حوالہ جات کو ذہن میں رکھتے ہوئے آگے دئے گئے حوالہ جات کے ساتھ ملا کر دیکھیں کہ مرزا صاحب کے خاندان کی اصل تصویر انکے اپنے ہی ہاتھوں سے اللہ تعالےٰ نے کیسی بنوائی ہے۔مرزا صاحب اپنے دشمنوں اور نہ ماننے والوں کے لئے کیا کلمات استعمال کرتے ہیں، لکھتے ہیں:۔

۞:۔''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور عورتیں انکی کتیوں سے بڑھ گئیں''، نجم الہدیٰ / رخ، ج ۱۴ / ص ۵۳۔

۞:۔اور دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ''مگر رنڈیوں یا بدکار عورتوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی''،آئینہ کمالات اسلام / رخ، ج ۵ / ص ۴۸۔۵۴۷۔

اس سوال کو اس وقت ہم اٹھاتے ہی نہیں کہ یہ ایک نبی کی زبان ہو سکتی ہے یا نہیں کیونکہ یہ صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ مرزا صاحب چوڑھوں کی زبان استعمال کر رہے ہیں۔

۞:۔لیکن ان حوالوں کے بعد ذرا اس حوالے کو غور سے پڑھئے ''ایک عرصے سے یہ لوگ جو میرے کنبے سے اور میرے اقارب ہیں کیا مرد اور کیا عورت مجھے میرے الہامی دعاوی میں مکار اور دکاندار خیال کرتے ہیں اور بعض نشانوں کو دیکھ کر بھی قائل نہیں ہوتے (اگر واقعی نشان ہوتے تو وہ قائل بھی ہو جاتے۔ناقل)''، مجموعہ اشتہارات / ج اول / ص ۱۶۲۔۱۶۰۔

۞:۔یہاں یہ بات یاد رہے کہ مرزا صاحب کی پہلی بیوی انکی ماموں زاد تھیں وہ مرزا صاحب کو مکار اور کذاب خیال کرتی تھیں، اور اپنے بڑے بیٹے مرزا سلطان کو مرزا صاحب نے ایک نابالغ محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ کے ساتھ اپنی شادی کی مخالفت کی وجہ سے عاق کیا تھا اور اپنا دشمن قرار دیا تھا اور اسی وجہ سے بیوی (مرزا سلطان اور پھجے کی ماں) کو بھی بڑھاپے میں (محمدی بیگم) سے شادی کروانے کیلئے مدد نہ کرنے کا الزام لگا کر طلاق دی تھی اور سگے چچا زاد بھائی بھی شدید مخالفوں میں تھے اور کنبے کے باقی افراد بھی بقول مرزا صاحب کے اپنے ان کو مکار دکاندار خیال کرتے تھے، ان باتوں کو سامنے رکھ کر ابھی یہ اقتباس پڑھیں کہ دشمن بیابانوں کے خنزیر، عورتیں انکی کتیوں سے بڑھی ہوئی، اور تصدیق نہ کرنے والے بدکار عورتوں کی اولاد ہیں تو مرزا صاحب کی اپنی تحریروں کے مطابق انکا اپنا خاندان، کنبہ اور برادری بھی کیا ہے؟ خنزیر، کتیاں عورتیں، بدکار عورتوں کی اولاد، ولدالحرام یا؟

۞:۔کیا نبی ایسے ہی خاندان سے ہوتے ہیں؟ حضرت عیسیٰؑ کو اور انکے خاندان کو تو یہودیوں نے برا کہا اور مرزا صاحب نے انکی نقل میں انکے خاندان پر گند اچھالا لیکن خدا نے مرزا صاحب کو انکے اپنی ہی قلم کے ذریعہ سے اپنی ذات کے لئے ''انسانوں کی جائے عار'' لکھوایا اور جو انکے اپنے خاندان کے بارے میں ان سے کہلوا دیا، کیا خدا کسی نبی کو اسکے اپنے ہاتھوں سے ایسا ذلیل بھی کرتا ہے؟ یا اللہ تعالےٰ نبی کو نہ صرف اسکی، بلکہ پوری انسانیت کی اور سب سے بڑھکر اپنی عزت قائم کرنے کے لئے دنیا میں بھیجتا ہے؟

۞:۔اور مرزا صاحب اپنے خاندانی حالات میں لکھتے ہیں کہ دوسو سال کے جو پرانے کاغذات پڑے ہیں شجرہ نسب کے، اسکے مطابق وہ مرزا ہادی برلاس کی اولاد میں سے ہیں۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ خدا نے الہاماً اُن کو بتایا ہے کہ وہ فارسی النسل ہیں۔اب سوال یہ ہے کہ کیا مرزا صاحب کو یہ نہیں بتایا گیا کہ انکی دادیوں اور نانیوں میں سے کوئی فارسی النسل کے پاس گیا تھا یا کوئی سرکاری سانڈ کی طرح کا فارسی النسل، نسل بدلنے کے لئے گھر بلوایا گیا تھا، اور کونسی دادیوں یا نانیوں کے دور میں یہ نسل تبدیل ہوئی تھی؟

۞:۔اسی طرح کبھی اپنے کو چینی النسل بھی قرار دیا، کبھی حارث بھی قرار دیا، کبھی بنی اسرائیل بھی قرار دیا، اور ساتھ ہی فاطمی النسل بھی بن گئے۔اور یہ بھی لکھا کہ میری نسلیں ہیں بے شمار! اگر ہم مرزا صاحب کی ان باتوں کو تسلیم کرلیں اور نہ تسلیم کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں کہ وہ اپنے قلم سے اپنی ذات کے بارہ میں اقراری ہیں تو کیا ہم یہ نتیجہ اخذ کرنے میں حق بجانب نہیں ہوں گے کہ ہم مرزا صاحب کی دادیوں، نانیوں کو انکی ہمت کی داد دیں کہ پتہ نہیں کتنی نسلیں، کتنی تعداد، کتنی نسلوں میں سے گھوم گھوم کر محنت مشقت سے مرزا صاحب کے دعویٰ کرنے کے لئے بیشمار نسلوں کے نمونہ جات جمع کرتی رہیں۔ تا کہ مرزا صاحب اس دعویٰ کو اپنی نبوت کی بنیاد بنا سکیں۔

۞:۔قادیانی دوستو ذرا ایمان لگتی کہو کہ اگر تم اپنے گھر کے لئے ملازم رکھنا چاہتے ہو، اور اس سے سوال کرتے ہو کہ ''کیوں بھائی تیرا خاندان کونسا ہے؟'' وہ کہتا ہے کہ حضور میری نسلیں بے شمار ہیں۔ تو کیا آپ کا ردعمل یہ نہیں ہوگا کہ اوئے، مجھے حلال زادہ نوکر چاہئے نہ کہ بیشمار نسلوں والا جسکا کوئی اعتبار نہیں؟ اپنے گھر کے چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے بے شمار نسلوں والے کو نوکر بھی نہیں رکھتے، لیکن بڑی ہی عجیب بات ہے کہ ایک شخص اپنی کئی نسلوں کے نام بتانے کے بعد پھر اور بھی دعویٰ کرتا ہے کہا بھی اس کی نسلیں ہیں بے شمار، تو اسکو نبی مان کر اپنا دین، ایمان، مال، خاندان، جائداد، وقت سب کچھ اسکے ہاتھ میں دے دیتے ہو! کیا کسی اور نبی نے بھی ایسا دعویٰ کیا؟

الزام / توہین:۔ مرزا صاحب قرآن کریم کے ارشادات کے برعکس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کو بن باپ کے پیدائش نہیں سمجھتے تھے۔مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:

۞:۔''یسوع مسیح کے چار بھائی اور بہنیں تھیں۔یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں۔یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی''۔کشتی نوح / ر خ، ج ۱۹ / ص ۱۸، حاشیہ۔

۞:۔دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ ''حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں''۔ ازالہ اوہام / ر خ، ج ۳ / ص ۲۵۴، حاشیہ۔

۞:۔ پھر لکھتے ہیں کہ ’’ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پُختہ شہادت ہے۔ مگر خوانین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو بُرا نہیں مانتے‘‘۔ ایام الصلح / ر خ ، ج ۱۴ / ص ۳۰۰ ، حاشیہ۔

۞:۔ لیکن دل کی جلن اور اندرونی لاوا چین نہیں لینے دیتا، مزید کس طرح طعنہ زنی کر رہے ہیں، ’’اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدادازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض‘‘۔ کشتی نوح / ر خ ، ج ۱۹ / ص ۱۸ ۔

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکی والدہ حضرت مریم کا کئی جگہ ذکر آتا ہے، خاکسار صرف دو حوالے پیش کرتا ہے قران فرماتا ہے:۔

جواب :۔ اسکا جواب پہلے تو ہم قرآن کریم کی آیات کے ساتھ دیتے ہیں، اسکے بعد مرزا صاحب کے خاندانی اقرار یہ حالات سے:۔

۞:۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، ’’اور جب ملائکہ نے کہا کہ اے مریم! اللہ نے یقیناً تجھے برگزیدہ کیا ہے اور پاک کیا ہے اور سب جہانوں کی عورتوں کے مقابلے میں تجھے چن لیا ہے‘‘۔ سورۃ الِ عمران ، آیت ۴۳۔ آگے دوسری آیت میں فرماتا ہے :۔

۞:۔ دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، ’’جب فرشتوں نے کہا تھا کہ اے مریم! اللہ تجھے اپنے ایک کلام کے ذریعہ (ایک لڑکے کی) بشارت دیتا ہے۔ اُس کا نام عیسیٰ بن مریم ہوگا۔ جو دنیا میں اور آخرت میں صاحب منزلت ہوگا اور (اللہ کے) مقربوں میں سے ہوگا‘‘۔ الِ عمران / آیت ۴۶۔

۞:۔ سورۃ التحریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، ’’اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی‘‘۔ سورۃ التحریم / آیت ۱۲۔

۞:۔ اب مرزا صاحب کا الزام پڑھ لیں اور قرآن کریم کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکی والدہ مریم کی شان، مقام، بزرگی، بلند مرتبہ کا، صدیقہ کے مرتبہ جات بھی دیکھ لیں۔ اور اس کے مقابل مرزا صاحب مندرجہ ذیل باتیں بیان کر کے نہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکی عظیم المرتبہ والدہ پر بلکہ قرآن کریم پر جو کہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے پر بھی مندرجہ ذیل الزامات لگا رہے ہیں:۔

۞:۔ قرآن کریم فرمارہا ہے کہ فرشتہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک نیک بیٹے کی بشارت لیکر آیا ہے:۔

☆ اب کیا بشارت کے بعد ایک نا کتخدا کسی سے ناجائز حمل لے گی؟ یا کیا پہلے سے حمل ہو چکا تھا؟

☆ یا بشارت دینے کے بعد اللہ تعالےٰ انکی کنواری حالت کو اس طرح حاملہ کی حالت میں تبدیل کرتا ہے؟

☆ مرزا صاحب اس کے بالمقابل کہہ رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے باپ یوسف کے ساتھ نجاری یعنی بڑھئی کا کام کرتے رہے ہیں۔

☆ اگر ہم اللہ تعالےٰ کے فرشتہ کے ذریعہ پیغام کو قرآن کریم کے مطابق بشارت مانتے ہیں تو یہ حمل کسی شخص کا نہیں ہو سکتا اور کوئی زمینی شخص اس حمل کا باعث نہیں بن سکتا!

☆ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکی والدہ کے حالات سے علم ہوتا ہے کہ حضرت مریم کو ان کے والدین نے خدا کی راہ میں وقف کر دیا تھا اور ہیکل میں بھجوا دیا تھا تو پھر ان کا منسوبؔ (منگیتر) کہاں سے آ گیا؟

☆ یہ مریم کا اپنے منسوب کے ساتھ نکاح سے پہلے کھلے عام پھرنے کی پختہ شہادت کہاں سے آئی؟

☆ کیا قرآن کریم سے؟ کیا احادیث مبارکہ سے؟

☆ کیا بائیبل سے؟ اور بائبل کے متعلق مرزا صاحب لکھتے ہیں، ’’سچ بات تو یہ ہے کہ وہ کتابیں (توارت وانجیل) آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک ردی کی طرح ہو چکی تھیں اور بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے تھے جیسا کہ قرآن شریف میں کئی جگہ کہا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرف اور مبدل ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں

رہیں‘‘۔چشمہ معرفت حصہ ۲ / ر خ ، ج ۲۳ / ص ۲۶۶ ۔

☆ اب یہودیوں کی کتابوں سے مواد لینے کا مان چکے ہیں، ان کو مزید نمک مرچ مسالہ مرزا صاحب نے اپنے مراقی دماغ سے لگایا، کیونکہ خود ساختہ رقیب جو تھے اللہ تعالےٰ کے مسیح کے! اور جو شخص قرآن کریم کی طرح نبی اللہ کا مرتبہ بیان کرنے کی بجائے ’’فاضل یہودیوں‘‘ کی کتابوں کے الزامات دہرائے۔

☆ کیا وہ مسلمانوں کا روحانی رہنما تو دور کی بات مسلمان بلکہ شریف آدمی بھی ہو سکتا ہے۔کیا کوئی حلال زادہ ایسے کام کر سکتا ہے؟

☆ مرزا صاحب ایک طرف تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھئی بلکہ بڑھئی کی اولاد بھی قرار دے رہے ہیں، لیکن دوسری طرف کہتے ہیں کہ اور خدا نے اماموں کے لئے چاہا کہ وہ ذو نسب ہوں۔اسکا مطلب ہے کہ مرزا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرآنی ہدایت کے مطابق نبی نہیں مانتے تھے! اور نہ ہی ان کے نسب کو پاک مانتے تھے!

☆ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ حضرت مریم کی پیدائش بھی انکے نبی والد اور نیک والدہ کی دعاؤں کو قبولیت بخشتے ہوئے ہوئی، کیا جو لوگ نبی اللہ ہوں دعائیں مانگ کر اللہ سے اولاد حاصل کریں اور اسکو پھر خدا کے لئے وقف کردیں اور ہیکل میں بھجوادیں، کیا وہ ایسی اولاد کو اگر اس نے اللہ کے قانون کو توڑا ہے تو اس کو اپنا ئیں گے؟ کبھی نہیں!

☆ لیکن مرزا صاحب کا عقیدہ یا ضمیر کی آواز اُن سے کہلوا رہی ہے کہ حضرت مریم کا ناجائز حمل نہ صرف تسلیم کیا جائے، اور نعوذ باللہ فرضی آوارگی کو صحیح تسلیم کیا جائے۔اسکو جائز کرنے کے لئے موسوی شریعت کو توڑتے ہوئے انکا نکاح کر دیا گیا، اس طرح خلاف شریعت نکاح کو سند دی جائے ہمدردی کے نام کی آڑ میں ہجو کرنے کے لئے۔

☆ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ ہم مسیح تو مسیح، اس کی حقیقی ہمشیروں اور بھائیوں کی بھی عزت کرتے ہیں۔اول تو قرآنی تعلیم کے بالمقابل یہ طنزیہ تحریر خود ہی سب کچھ کہہ رہی ہے۔لیکن بعض قادیانی حضرات کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کا مطلب یہ تھا کہ وہ سب ایک والدہ کی اولاد ہیں اس لئے حقیقی کہا۔

☆ اسکا جواب تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کی اس قبل دی گئی تحریریں قادیانیوں کے جواب کو رد کرتی ہیں۔دوسرے یہ کہ اگر دنیا کی کسی بھی زبان کو لیں، ہر زبان میں آپ کو واضح طور پر حقیقی بہن بھائیوں کا لفظ صرف انکے لئے ملے گا جن کے والدین ایک ہوں۔اور جہاں بھی باپ یا ماں دوسرا ہوگا اسکے لئے ہر زبان میں سوتیلے کا متبادل لفظ ملے گا، اور جاہل آدمی بھی جب بتاتا ہے تو سوتیلے اور حقیقی کا فرق اسکے مدنظر ہوتا ہے۔

☆ لیکن یہ خود ساختہ امام الزمان، جن کا دعویٰ ہے کہ ان کو فصاحت و بلاغت کا نشان دیا گیا ہے، انکا یہ حال ہے کہ حقیقی اور سوتیلے کا فرق نہیں جانتے یا پھر انکا ایمان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام معجزہ کی رو سے پیدا نہیں ہوئے بلکہ وہ یوسف اور مریم کی اولاد ہیں۔

قادیانی دوستو! دونوں صورتوں میں سوچو کہ کس کے پیچھے لگے ہوئے ہو!

الزام / توہین: مرزا صاحب حضرت عیسیٰؑ کے متعلق اتنا کچھ کہنے کے باوجود بھی مطمئن نہیں ہوئے اور آخر ایک فقرے میں اپنا سارا بغض منتقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں ’’کاش ایسا شخص دنیا میں آیا نہ ہوتا‘‘۔نور القرآن، روحانی خزائن، جلد ۹، صفحہ ۴۱۷۔

جواب : مرزا صاحب کو زندگی میں کم از کم ایک الہام سچا بھی ہوا ہے اور وہ یہ ہے:۔

۞:۔’’وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا‘‘ (آگے حاشیہ میں لکھا ہے کہ اس کی تصریح نہیں کی گئی)۔تذکرہ / صفحہ ۶۵۷ / دوسرا ایڈیشن، شائع کردہ ۱۹۶۹ء۔اب جس کو خدا خود کہہ رہا ہے کہ تمہارا کام میری مرضی کے موافق نہیں ہے اس کے باوجود وہ اپنے کام اور بات پر زور دے رہا ہے تو ایسے شخص کے لئے یقیناً آپ بے اختیار کہہ اُٹھیں گے کہ..............کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا!!!

ایسے اور بیشمار فضول قسم کے اعتراضات مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰؑ کی ذات پر کئے ہیں۔مضمون پہلے ہی کافی طوالت اختیار کر گیا ہے، اس لئے اس موضوع کے دوسرے پہلوؤں پر کسی دوسرے موقع پر انشاءاللہ لکھوں گا۔

پس وہ تاویلات کی طرف دوڑے

مرزا صاحب نے لکھا تو دوسروں کے لئے مگر یہ اُن پر اور انکی جماعت کی تحریروں، تقریروں اور تاویلات پر ایسا فِٹ بیٹھتا ہے، جیسے کچ بٹنوں کی جوڑی ایک دوسرے کے ساتھ۔مرزا جی لکھتے ہیں کہ ’’جب اُنہوں نے اپنے عقیدہ کے اور اپنے مطالب کے محالات کو مشاہدہ کیا پس وہ تاویلات کی طرف دوڑے تا ملامتوں اور تشنیوں اور ٹھٹھا کرنے والوں سے اپنا بچاؤ کریں‘‘۔ نور الحق / ر خ ، ج ۸ / ص ۱۷۲ ۔لیکن اس سے قبل بھی ہم ثابت کر چکے ہیں اور آئندہ سطور بھی انشاءاللہ تعالےٰ یہ ثابت کریں گی کہ اپنی دوسری کئی تحریروں کی طرح اس تحریر کے بھی اصل اور حق دار مصداق مرزا صاحب اور انکی جماعت خود ہی ہیں۔آگے یہ فقیرِ درِ مصطفےٰ ﷺ، کچھ قادیانی

تاویلات کا بیان کریگا۔

۞ :۔مرزا صاحب لکھتے ہیں''جو شخص ایسی بات منہ پر لائے جس کی کوئی صحیح اصل شرع میں موجود نہ ہو خواہ وہ ملہم ہو یا مجتہد وہ شیاطین کے ہاتھ میں کھلونا ہے''۔ آئینہ کمالات اسلام / روحانی خزائن جلد ۵ / صفحہ ۳۱۔اب آپ قرآن کریم کی شروع میں بیان کردہ آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام دیکھ لیں اور مرزا صاحب کی ہفوات دیکھ لیں، جو کہ بغیر کسی ثقہ حوالہ کے اور دلی بغض کے تحت مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰؑ کے متعلق لکھی ہیں تو آپ کے دل سے بے اختیار یہ آواز اُٹھے گی کہ یہ شخص اپنے ہی قول کے مطابق شیاطین کے ہاتھ میں کھلونا ہے۔مرزا صاحب نے اپنے بعض الزامات کے لئے، دوسروں کی ہجو کرنے کی عادت کی تسکین کے لئے، یہودیوں کی کتابوں کی آڑلی ہے۔اب قرآن کریم تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکی والدہ کا ذکر بہترین انسانوں میں کرتا ہے اور انکی ذات اقدس کو ہر الزام سے پاک قرار دیتا ہے لیکن یہ مسلم مسیح ہونے کے دعویدار قرآن کریم کی تعلیم کو پس پشت ڈالکر یہودیوں کے گند کو مزے لے لے کر بیان کر رہے ہیں، کیا ایسا شخص مسلمانوں کا مجدد/ نبی/ مسیح یا امام تو در کنار ، کیا ایک شریف مسلمان بھی ہوسکتا ہے؟

۞ :۔مرزا صاحب کی فطرت میں گالیاں تھیں، وہ زود رنج تھے، گالی دینا انکی جبلت تھی، اور وہ کسی ایک کتاب میں بھی اپنے نہ صرف مخالفین، ناپسندیدہ بلکہ دیانتداری سے اُن کے دعوے پر صرف یقین نہ کرنے والے بھی انکی گالیوں/ دشنام ترازیوں سے محفوظ نہیں تھے حتیٰ کہ انہوں نے اپنے پیروکاروں کو بھی نہیں بخشا۔اور ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی اپنی گالیوں کی بوچھاڑ سے نہیں بخشا۔لیکن آخر میں کہتے ہیں کہ یہ یہودیوں کی باتیں بیان کر رہا ہوں مرزا صاحب یہودیوں کی باتیں سکھانے کا دعویٰ کر کے آئے ہیں یا رسول پاک ﷺ کے ذریعہ نازل ہونے والے دین کی حمایت کا؟

۞ :۔اس بارے میں مرزا صاحب کا بیٹا، مرزا بشیر الدین محمود، جو کہ اس جماعت کا دوسرا خلیفہ بھی تھا لکھتا ہے،''کسی کو گالی دینے کا ایک طریق یہ بھی ہوا کرتا ہے کہ دوسرے کی طرف گالی منسوب کر کے اسکا ذکر کیا جائے۔جیسے کوئی شخص کسی کو اپنے مُنہ سے تو حرامزادہ نہ کہے مگر یہ کہہ دے کہ فلاں شخص آپکو حرامزادہ کہتا تھا۔یہ بھی گالی ہوگی جو اس نے دوسرے کو دی۔گو دوسرے کی زبان سے دلائی''۔ احرار کو مباہلہ کا چیلنج / ص ۱۰۔ بشکریہ احتساب قادیانیت / ج ۱ / ص ۱۷۴ ۔مصنفہ مولانا لال حسین اختر ۔اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ مرزا صاحب کے اپنے دلی بغض کا ہی اظہار ہے۔مرزا صاحب نے براہ راست اور دوسرے کے کندھے پر بندوق رکھ کر چلانے والا، دونوں ہی طریقے اس گندے کام کے لئے استعمال کئے ہیں!

۞ :۔بعض دفعہ قادیانی حضرات مرزا صاحب کا یہ حوالہ بھی پیش کرتے ہیں،''ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ سمجھ لیں بلکہ وہ کلمات اس یسوع کی نسبت لکھے گئے ہیں جس کا قرآن حدیث میں نام و نشان نہیں''۔ مجموعہ اشتہارات / ج ۲ / ص ۲۹۶۔اسکا پہلا جواب اور ساتھ ہی سوال تو یہ ہے کہ کیا مرزا صاحب قرآن وحدیث کو پیش کرنے کے لئے آئے تھے یا ایسی باتیں اور نام جن کا قران حدیث میں نام و نشان نہیں؟ کیا امام مہدی کی پہلی ترجیح یہی ہوگی کہ وہ، وہ باتیں پیش کرے جن کو نہ پیش کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن وحدیث میں انکا نام ونشان نہیں رہنے دیا؟

☆ اسکے علاوہ مرزا صاحب تسلیم کر رہے ہیں کہ یسوع اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک ہی شخصیت ہیں۔مرزا صاحب لکھتے ہیں،''حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو یسوع اور جیزس یا یوز آصف کے نام سے بھی مشہور ہیں''۔ راز حقیقت / ر خ ، ج ۱۴ / ص ۱۷۱ ۔

☆ اور دوسری جگہ لکھتے ہیں،''وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے، دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں''۔ توضیح مرام / ر خ ، ج ۳ / ص ۵۲۔اب میرا سوال قادیانی دوستوں سے یہ ہے کہ مرزا صاحب اچھی طرح جانتے تھے کہ یسوع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہی دوسرا نام ہے، اسکے باوجود وہ بقول اپنے کم از کم''سخت الفاظ'' استعمال کرتے رہے۔مرزا صاحب جن حیثیتوں کا دعویٰ کرتے ہیں ان حیثیتوں میں انکا کام کیا تھا؟ ایک نبی اللہ کی شان قرآن کریم کے مطابق بیان کرنا یا قرآن وحدیث سے باہر ہو کر نبی اللہ کی شان میں گستاخیاں کرنا؟

☆ اور اس ضمن میں یہ بھی یاد رہے کہ مرزا صاحب کے الزامات و اعتراضات کو دیکھیں تو وہ صرف یسوع پر ہی نہیں کئے بلکہ حضرت مسیح کے نام لیکر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام بھی لیکر کئے ہیں۔

۞ :۔قادیانی مرزا صاحب کا ایک اور عذر بھی پیش کرتے ہیں کہ چونکہ عیسائی پادریوں نے رسول کریم ﷺ کے متعلق گستاخانہ زبان استعمال کی اس لئے جاہل مسلمانوں کے

غذب کوٹھنڈا کرنے کے لئے مرزا صاحب نے کچھ سخت زبان استعمال کی ہے۔ اسکا جواب اول تو پہلے بھی آ گیا ہے۔

☆ مزید یہ کہ کیا عیسائی پادریوں نے مرزا صاحب کے زمانے میں ہی ایسی کتابیں لکھی ہیں یا اس سے قبل بھی؟ کیا اس سے قبل بھی کسی مجدد یا آئمہ نے بقول مرزا صاحب، کسی نبی اللہ کے خلاف سوالاً یا جواباً ہی سہی سخت زبان استعمال کی ہے؟ اس طرح ننگے اور بے ہودہ الزامات لگائے ہیں؟

☆ کیا رسول پاک ﷺ کے زمانے میں دوسرے مذاہب کے ماننے والوں نے رسول پاک ﷺ، اسلام کے خلاف زبان درازی کی یا نہیں؟ اسکے جواب میں کیا قرآن کریم میں خدا تعالےٰ نے اور رسول کریم ﷺ نے احادیث میں ان نبی اللہ کی عزت و شان بیان کی ہے یا بقول مرزا صاحب کے ''وحشی مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے حکمت عملی کے طور پر بالمقابل سختی'' استعمال کی گئی ہے؟

۞:۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں، ''تب میں نے بالمقابل ایسی کتابوں کے، جن میں کمال سختی سے، بدزبانی کی گئی تھی۔ چند ایسی کتابیں لکھیں، جن میں کسی قدر بالمقابل سختی تھی کیونکہ **میرے کانشس نے قطعی طور پر مجھے فتویٰ دیا** کہ اسلام میں جو بہت سے وحشیانہ جوش والے آدمی موجود ہیں، ان کے غیض و غضب کی آگ بجھانے کے لئے یہ طریق کافی ہوگا کیونکہ عوض معاوضہ کے بعد کوئی گلہ باقی نہیں رہتا، سو مجھ سے پادریوں کے مقابل پر جو کچھ وقوع میں آیا، یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا''۔ حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست۔ تریاق لقلوب / رخ، ج ۱۵ / ص ۴۹۰۔۴۹۱۔

☆ یہ مسلمانوں کا خود ساختہ ترجمان اپنے ہی لوگوں کی بڑی تعداد کو وحشیانہ جوش والا بتا رہا ہے اور اقرار کر رہا ہے کہ وحشیوں کو خوش کیا گیا ہے۔

☆ لیکن کیا مسلمان اس طریق پر یقین ایمان رکھتا ہے یا خوش ہو سکتا ہے جس کا فتویٰ مرزا صاحب کے ضمیر نے دیا؟ اسکا جواب بھی میں قادیانی دوستوں کی خدمت میں مرزا صاحب کی اپنی تحریر کے ذریعہ ہی پیش کر دیتا ہوں، مرزا صاحب لکھتے ہیں، ''**مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی ﷺ کو گالی دے تو ایک مسلمان اس کے عوض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے۔ کیونکہ مسلمانوں کے دلوں میں دودھ کے ساتھ ہی یہ اثر پہنچایا گیا ہے کہ وہ جیسا کہ اپنے نبی ﷺ سے محبت رکھتے ہیں، ویسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں**''۔ تریاق القلوب / رخ، ج ۱۵ / ص ۳۰۹۔ مرزا صاحب کی اس تحریر سے یہ حقائق ہمارے سامنے آتے ہیں:

☆ مرزا صاحب نے اپنے عذر لنگ میں جھوٹ بولا کہ مسلمان وحشی ہیں اور ان کو خوش کرنے کے لئے مرزا صاحب نے بالمقابل سختی کی ہے۔

☆ مرزا صاحب نے اپنے غیر ملکی آقاؤں کو مسلمانوں کے خلاف سیاسی، قانونی، سماجی، علمی، عملی، معاشرتی اقدامات اُٹھانے کے لئے بنیاد فراہم کی۔

☆ مرزا صاحب سے قبل اگر کسی نے اسلام اور رسول کریم ﷺ کے خلاف ذاتی عناد یا نامکمل علم کی وجہ سے کچھ لکھا بھی تو مسلمانوں کی طرف سے اسلام کی تعلیم کے مطابق کسی سخت جواب کے نہ دینے نیز صرف علمی طور پر جواب دینے کی وجہ سے بات دب گئی اور آگے نہ بڑھی۔ بلکہ عیسائیوں اور دوسرے مذاہب کے بہت سے انصاف پسند لوگوں نے بھی اپنے ضمیر کی آواز پر ایسی کوششوں اور تحریروں کی مذمت کی۔

۞:۔ لیکن مرزا صاحب کے ضمیر نے بجائے علمی رنگ میں جواب دینے کے انتہائی گھٹیا، رذیل طریقہ اختیار کیا۔ اور اپنے کو مسلمان قرار دے کر ایک نبی اللہ کی اس طرح تحریری طور پر توہین کرتے ہوئے جو کام دکھا گئے ہیں، آج کے دور تک اور آئندہ بھی جو بدبخت تحریریں آئی ہیں یا آئینگی وہ مرزا صاحب کی تحریروں کا ہی رد عمل ہے، جسکو بنیاد بنا کر بدبخت اور کافر جو توہین رسالت کر رہے ہیں کریں گے یا کی ہے اپنے وحشیانہ جوش کو ٹھنڈا کرتے ہیں۔

☆ مرزا صاحب کے بقول مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین یا بالمقابل سختی کرے تو پھر مرزا صاحب تو اپنے بقول مسلمان بھی نہ رہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں، ''**بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے، حضرت عیسیٰ کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں**''۔ فتاویٰ مسیح موعود۔ مجموعہ اشتہارات / ج ۳ / ص ۵۴۴۔ اب مرزا صاحب اپنے ہی فتویٰ کی رُو سے کم از کم جاہل مسلمان ہیں۔ کیا اللہ نے مسلمانوں کے لئے ایک جاہل امام الزمان ہی بنانا تھا۔ کیا یہ اللہ کی اپنے دین کی حمایت ہے کہ ایک جاہل کو مسلمانوں کا امام مہدی/ مسیح/ مجدد وغیرہ وغیرہ بنائے؟

ویسے قادیانی دوست اپنی جماعت کے علاوہ، کچھ ایسے جاہل مسلمان ہمیں بھی تو دکھاؤ جنھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سخت الفاظ کہے ہیں!

☆ کیا ہم یہ سوال اُٹھانے میں حق بجانب نہیں کہ **مرزا صاحب کو اتنا غلیظ و بے ایمان دودھ ملا جس میں کسی نبی اللہ کی عزت کا اثر بھی شامل نہیں**۔ کیونکہ اگر مرزا صاحب کے اپنے بقول مسلمانوں کے دودھ میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ اسلام سے محبت کا اثر موجود ہے تو پھر **اگر ان کے دودھ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت کا اثر ہوتا تو مرزا**

صاحب کا ضمیر انہیں کبھی یہ فتویٰ نہ دیتا کہ بالمقابل بھی سخت استعمال کریں۔ اسکا مطلب ہوا کہ گندے دوودھ والا تو شریف آدمی بھی نہیں کہلاتا کجا خدا کا مقرب اور خدا کے دین کا داعی ہو؟

۞:۔ سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب نے یہ مواد لیا کہاں سے؟ اسکا جواب بھی ہم مرزا صاحب کی تحریروں سے ہی دیکھتے ہیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں ''ہماری قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے نکلا ہے، وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے اور وہ دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں''۔ چشمہ مسیحی / ر خ ، ج ۲۰ / ص ۳۳۶ ۔ لو اپنے دام میں آپ صیاد آ گیا، مرزا صاحب اس تحریر کے ذریعہ کیا تسلیم کر رہے ہیں:

☆ واضح اقرار کہ انکے قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خلاف شان الفاظ نکلے ہیں۔

☆ لیکن اسکے ساتھ ہی ان الفاظ پر بھی غور کریں ''''ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں۔ اور اُن کی نبوت پر ایمان لاویں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو اُن کی شان بزرگ کے خلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکا کھانے والا اور جھوٹا ہے''۔ انجام آتھم / ر خ ، ج ۱۱ / ص ۱۷ ۔ اب کیا قادیانی جماعت اس بات سے انکار کریگی کہ مرزا صاحب کم از کم اپنے بقول مسلمان نہیں، بلکہ دھوکا دینے والے اور جھوٹے ہیں اور نبی اللہ کی تحقیر کرنے والے ہیں؟

☆ دوسری بات کہ مرزا صاحب یہ بھی بلا کم و کاست تسلیم کر رہے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے ترجمان نہیں بلکہ یہودیوں کی باتوں کی پیش کر رہے ہیں!

۞:۔ میرے قادیانی دوستو، مرزا صاحب نے اپنے آپ کو مجدد قرار دیا ہے اور مجدد کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ ''اور بباعث نہایت درجہ فنا فی اللہ ہونے کے اس کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے۔ اور اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اور اگر چہ اس کو خاص طور پر الہام بھی نہ ہو تب بھی جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے وہ اس کی طرف سے نہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے''۔ حقیقۃ الوحی ، صفحہ۱۸، روحانی خزائن جلد ۲۲ ۔ اب قارئین خود ہی فیصلہ کرلیں کہ جو شخص اللہ کے نبی پر جسکو اللہ تعالےٰ اپنی کتاب میں بھی خاص طور پر پاک قرار دیتا ہے، اگر ایسی زبان دراز کرتا ہے تو کیسے مان لیں کہ اسکی باتوں میں خدا بول رہا ہے، کیا خدا نے بھی کبھی اپنے نبیوں کے لئے ایسی زبان چاہی ہے۔ اللہ ان لوگوں کو ہدایت دے اور انکی آنکھیں کھولے جو دجل میں پھنسے ہوئے ہیں، آمین۔ اور اگر مرزا صاحب کے منہ میں خدا ہی بول رہا ہے، تو مرزا صاحب کے ہی بقول، اب آپ اس مضمون میں دیے گئے حوالہ جات کو سامنے رکھیں اور پھر اپنے ضمیر اور اللہ تعالےٰ کو حاضر ناظر جان کر فیصلہ کریں کہ مرزا صاحب نے گستاخیاں کی ہیں یا نہیں اور دھوکہ دے رہے ہیں یا نہیں۔ ہم اگر مرزا صاحب کے دعویٰ کو دیکھیں تو مجدد کا کام قرآن کریم کی تعلیم کو آگے بڑھانا ہے نہ کہ اس کے خلاف جانا۔

۞:۔ مرزا صاحب کا کام بجائے یہودیوں کی بات کو آگے بڑھانے کے، قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ان اعتراضات کا دفاع کرنا تھا۔ لیکن کیا مرزا صاحب یہ دفاع کرنے کے قابل تھے؟ آیئے دیکھیں کہ مرزا صاحب اس بارے میں کیا کہتے ہیں۔ ''جو اس یہودی فاضل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر اعتراض کئے ہیں، وہ نہایت سخت اعتراض ہیں، بلکہ وہ ایسے سخت ہیں کہ ان کا تو ہمیں بھی جواب نہیں آتا''۔ اعجاز احمدی / ر خ ، ج ۱۹ / ص ۱۱۱ ۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے ان اعتراضات کے دفاع کی جگہ مقابل پر عاجزی اور لاعلمی اور جواب سے معذوری کا اظہار کیا ہے۔ اس اعتراف معذوری کو بھی دیکھئے اور مرزا صاحب کا یہ اعلان بھی پڑھئے، مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

☆ میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظِل پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

☆ میں قرآن شریف کے حقائق معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اسکا مقابلہ کر سکے۔۔ ضرورۃ الامام ، ر خ ج ۱۳ / ص ۴۹۶ و ۴۹۷۔

☆ یہاں میرا سوال قادیانی حضرات سے یہ ہے کہ کیا قرآن شریف ان معاملات میں کامل کتاب ہے یا نہیں؟ کیا قرآن کریم ان اعتراضات کو دور کرنے آیا تھا یا نہیں، اور اسمیں انکا جواب یا اصولی جواب کی رہنمائی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو قرآن کریم رہتی دنیا تک ہدایت کی کتاب نہیں رہی اور اگر ہے تو جس شخص کا یہ دعویٰ ہو کہ اسکو قرآن کا علم ہر روح سے بڑھکر دیا گیا ہے اور دنیا میں کوئی فصاحت و بلاغت میں اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا، اسی زبان و قلم سے مرزا صاحب کی اس ناداری اور کم علمی کا اقرار آپ کیا کہیں گے؟ کیا مرزا غلام اے قادیانی کی فصاحت و بلاغت کا یہی نشان ہے کہ جہاں اسکو حقیقی دفاع کرنا ہے، وہاں اسکے مُنہ پر، اُسکے قلم پر، اسکی زبان پر، اسکے عمل پر نہ صرف قُفل لگ جاتے ہیں، بلکہ وہ اُلٹا اُن مخالفین کا بھونپو بن کر انکی باتوں کو ہز ماسٹر وائس کی طرح آگے پہنچا رہا ہے!

بعض قادیانی حضرات یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ مرزا صاحب تو خود ’’مسیح موعود‘‘ ہونے کے دعویدار ہیں، اس لئے وہ کیسے اور کیوں توہین کرنے لگے۔

۞:۔ اس کے لئے وہ کبھی تو مرزا صاحب کا یہ حوالہ اور اسی قبیل کے بعض دوسرے حوالے پیش کرتے ہیں ’’ **مجھے خدا نے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت ابن مسیح کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے**‘‘۔ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد / ر خ ، ج ۱۷ / ص ۱۴۔

۞:۔ اسکا جواب تو یہ ہے کہ مرزا صاحب نہ تو مسیح موعود تھے اور نہ ہی ابن مریم۔ کیونکہ مرزا صاحب اس کا انکار کر رہے ہیں۔ مرزا صاحب کی اپنی تحریر ہماری تائید کرتی ہے۔ تحریر کا عنوان ہے ’’علمائے ہند کی خدمت میں نیاز نامہ‘‘ لکھتے ہیں، ’’اے برادران دین وعلمائے شرع متین! آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ **اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں**۔ یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے مُنہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پُرانا الہام ہے جو میں نے خدائے تعالےٰ سے پا کر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بتصریح درج کر دیا تھا۔ جس کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گزر گیا ہوگا۔

۞:۔ ’’**میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں**۔ جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔ بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ **مَیں مثیل مسیح ہوں**‘‘۔ ازالہ اوہام / ر خ ، ج ۳ / ص ۱۹۲۔

☆ اب آپ دیکھ لیں کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہونے سے بھی انکاری ہیں اور مسیح بن مریم سے ہونے کے بھی مدعی نہیں بلکہ انکو یہ سمجھنے والے کم فہم اور مفتری وکذاب ہیں۔

☆ میرے قادیانی دوستو، ہم تو مرزا صاحب کی اپنی تحریروں کے آئینہ میں انکو شریف آدمی بھی نہیں سمجھ سکتے کجا یہ کہ وہ اتنے بڑے دعووں کے مستحق سمجھیں، لیکن آپ ان کو مسیح موعود اور مسیح بن مریم اور نبی وغیرہ وغیرہ سب کچھ سمجھتے ہو تو اسکا انعام بھی وہ آپکو عطا کر گئے ہیں کہ آپ لوگ کم فہم اور مفتری وکذاب ہو! اب بھی نہ سمجھو تو، آپکو اپنے نبی کا عطا کردہ تمغۂ امتیاز! اور آپ کی خدمات کا اعتراف بھی مبارک ہو!

۞:۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ مرزا صاحب سات آٹھ سال خدا کے الہام کے تحت مثیل مسیح ہونے کا اقرار کر رہے ہیں۔ مثیل کا مطلب ہے نقل اور نقل اصل کے برابر نہیں ہوتی۔

اور کیا خدا اپنے بندوں کو ایسے ہی جھوٹا کرتا ہے کہ سات سال تو اسکو الہام کرتا ہے کہ دنیا کو بتاؤ کہ تم صرف ’’**سو میں وہی اوتار ہوں** جو حضرت مسیح کی روحانی شکل اور خُو اور طبیعت پر بھیجا گیا ہوں‘‘۔ رسالہ جہاد، ضمیمہ / ر خ ، ج ۱۷ / ص ۲۶۔ اور اسکے بعد کہہ دے کے نہیں اللہ کو غلطی لگی تھی میں تو اصل مسیح موعود ہوں، مسیح بن مریم ہوں؟

۞:۔ ویسے یہاں اوتار کے لفظ کا استعمال بھی مرزا صاحب کی فصاحت وبلاغت کا پول کھول رہا ہے۔ اوتار کے معنی ہیں ’’خدا انسان کے روپ میں‘‘۔ تو کیا مرزا صاحب بھی عیسائیوں کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا ہی خیال کرتے ہی؟

قادیانی حضرات یہ بھی تاویل کرتے ہیں کہ مرزا صاحب حضرت عیسیٰ کی عزت کرتے تھے اور اپنے آپ کو ان کا ایلچی قرار دیتے تھے۔

۞:۔ اپنی بات کے ثبوت کے طور پر وہ مرزا صاحب کا یہ حوالہ بھی پیش کرتے ہیں، اب پتہ نہیں کہ دوسرے کو دھوکا دینے کے لئے یا خود کو دھوکا میں رکھنے کے لئے؟ مرزا صاحب ملکہ وکٹوریہ کو لکھتے ہیں کہ، ’’**حضرت یسوع مسیح کی سچی محبت اور سچی عظمت جو میرے دل میں ہے** اور نیز وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سنیں اور پیغام جو اس نے مجھے دیا۔ ان تمام امور نے **مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظّمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر بادب التماس کروں**‘‘۔ تحفہ قیصریہ / ر خ ، ج ۲ / ص ۲۷۵۔

☆ یہاں یہ سوال اُٹھتا ہے کہ ایلچی بہتر ہوتا ہے یا جسکا ایلچی ہو وہ بہتر ہوتا ہے؟

☆ دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا جس سے سچی محبت ہو یا جس کی سچی عظمت دل میں ہو، کیا آدمی اس سے اپنے کو افضل قرار دیتا ہے؟ اور پھر سرسری طور پر نہیں یا ایک بار نہیں بلکہ بار بار اپنے کو اس سے افضل قرار دیا ہے۔

☆ کسی حدیث میں سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی دوسرا مسیح آئے گا اور پہلے سے افضل ہوگا۔

☆ مرزا صاحب مراق کی وجہ سے خبطِ عظمت میں مبتلا تھے، اور اپنے لئے ہر عظمت پر حق سمجھتے تھے، انکی بیشمار ایسی تحریریں ہیں، لیکن یہاں ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بات کر رہے ہیں اس لئے اس موضوع میں بات کو یہیں رکھتا ہوں۔

☆ مرزا صاحب نے فرمایا کہ ”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اُس سے بہتر غلام احمد ہے۔(اس شعر کے بعد یہ تعلّی لکھی ہے۔ناقل) یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رُو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھکر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں“۔ دافع البلا / ر خ، ج ۱۸ / ص ۲۴۰۔۲۴۱۔

☆ ”خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا“۔ دافع البلاء / ر خ، ج ۱۸ / ص ۲۳۳۔ رسول کریم ﷺ دو جہانوں کے شافع فرماتے ہیں کہ وہ خاتم الانبیاء ہیں پر (دوسرے نبیوں کے بالمقابل) کوئی فضیلت کی بات نہیں، لیکن ایک خود ساختہ مدعی نبوت ہی اس طرح کی فضیلتوں کا دعویٰ کرسکتا ہے۔

بعض قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف کی ہے اور انکے بعض ایسے حوالے بھی پیش کرتے ہیں۔

۞:۔ اسکا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب نے گستاخیاں کی ہیں، یہ وہ خود بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس بات کا جواب بھی مرزا صاحب کی اپنی تحریر ہی دے دیتی ہے کہ انہوں نے تعریف کیوں کی؟ لکھتے ہیں کہ ”شریر انسانوں کا طریقہ ہے کہ ہجو (دوسرے کی برائی یا تذلیل۔ ناقل) کرنے کے وقت پہلے ایک تعریف کا لفظ لے آتے ہیں۔ گویا وہ منصف مزاج ہیں“۔ ست بچن / ر خ، ج ۱۰ / ص ۱۲۵، حاشیہ۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب قرآن کریم کی پاکیزہ تعلیم کے مقابل، جھوٹے لوگوں کے جھوٹ کو پیش کر رہے ہیں تو کیا ہم حق بجانب نہیں کہ مرزا صاحب کو انکے اپنے ہی معیار کے مطابق ایک شریر انسان سمجھیں؟

سوال یہ ہے کہ اپنی فضیلت تو کی کہانیاں تو مرزا صاحب نے بنالیں، لیکن توہین کیوں؟

۞:۔ اسکی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کے پلے کچھ نہیں تھا اور حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے مقابل پر وہ ایک تنکا بھی نہیں توڑ سکتے تھے، اس لئے انکے کردار اور معجزوں کو اپنی شرارت کا نشانہ بنایا تا کہ لوگوں کی توجہ اُدھر رہے۔ جیسے چور اپنی طرف سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لئے کسی کی طرف اشارہ کرکے چور چور کا شور مچا دیتا ہے۔ دوسرے بعض لوگ اپنا قد و کاٹھ بڑھانے کے لئے دوسروں کی برائیاں کرکے اپنے کو بہتر تسلیم کرانا چاہتے ہیں اور ایسی قبیل کے لوگ آپ کو اپنے اردگرد بھی کافی نظر آئیں گے۔ مرزا صاحب بھی اسی قبیل کے شخص تھے۔

۞:۔ اور وہ خود بھی ایک جگہ لکھتے ہیں کہ ”ایسے جاہلوں کا ہمیشہ سے یہی اصول ہوتا ہے کہ وہ اپنی بزرگی کی پڑی جمنا اسی میں دیکھتے ہیں کہ ایسے بزرگوں کی خواہ مخواہ تحقیر کریں“۔ ست بچن / ر خ، ج ۱۰ / ص ۱۲۰۔ اور مرزا صاحب جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تنقیص نہ کرتے، ان کے مقابل پر اپنا جو مقام وہ پیش کرتے ہیں نہ کر سکتے۔ اسی لئے اپنی غلط اور بے بنیاد بزرگی کی پڑی جمانے کے لئے یہ گند پھیلایا۔ آپ اوپر کے حوالوں اور جھوٹ اور تاویلات کو دیکھیں تو صاف نظر آرہا ہے کہ مرزا صاحب ان جاہلوں میں سے تھے جن کی نام نہاد بزرگی کی پڑی جمانے کی کوشش دوسروں بزرگوں کی تحقیر پر ہی ہے۔ یہ ہے اللہ تعالےٰ کا کمال کہ کس طرح وہ مرزا غلام اے قادیانی اور اسکی قبیل کے جھوٹوں کو انکی لاف گزاف کے ذریعہ انکے اپنے ہاتھوں، قلم اور زبان سے جھوٹا کرواتا اور لعنتیں ڈلواتا اور خود کو خبیث قرار دلواتا ہے۔

۞:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تہمتیں اور تہمتیں لگانے کا اقرار تو آپ نے پڑھ ہی لی ہیں اب خدا انکے منہ سے تہمتیں لگانے والوں کے لئے مزید کیا کہلوا رہا ہے، دیکھیں کیسے بے اختیار مرزا صاحب کے منہ اور قلم سے نکلتا ہے کہ، ”خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ (مسیح علیہ السلام) پر تہمتیں لگاتے ہیں“۔ نزول المسیح / ر خ، ج ۱۸ / ص ۱۳۴۔

۞:۔ احمدی دوستو کیا آپ نے دیکھا کہ مرزا صاحب کو کس طرح اپنے قلم سے اللہ تعالےٰ نے خبیث بنا دیا۔ مرزا غلام اے قادیانی اپنے تقدس آمیزی کے تمام دعووں میں جھوٹے تھے، کیونکہ ایک مقدس شخص سے ممکن ہی نہیں کہ کسی پر تہمتیں لگائے اور پھر کسی نیک انسان اور خدا کے نبیوں پر تہمتیں لگائے اور ان تہمتوں کے ساتھ قرآن کو بھی جھٹلائے، آپ نے نوٹ کیا کہ مرزا صاحب نے جو بھی تہمت اللہ تعالےٰ کے نبی پر لگائی، خدا نے خود ان میں نہ صرف برائی پیدا کردی بلکہ انکے اور ان کی اولاد کے ہاتھوں دستاویزی ثبوت بھی مہیا کردے، جو دنیا کی کسی بھی عدالت میں ثابت کئے جاسکتے ہیں اور آخر میں خود مرزا غلام اے قادیانی کے اپنے قلم سے ہی حضرت عیسیٰؑ پر تہمت لگانے والوں کو خبیث کہلوا دیا، اس سے بڑھ کر اور کس ثبوت کا انتظار کروگے۔ اسی وجہ سے مناظروں میں، بحث میں قادیانی مربی سیرت مرزا غلام اے قادیانی پر بات کرنے سے بچتے ہیں۔ ابھی بھی آپ کو خیال نہ آئے، اور اس بنارسی ٹھگوں کے اُستاد ٹولے

سے جان نہ بچانا چاہو تو پھر خدا بھی تمہیں ہدایت نہیں دیگا، کیونکہ خدا بھی ان کو ہی ہدایت دیتا ہے جو ہدایت کے متلاشی ہوتے ہیں۔ اللہ تمہیں صراط مستقیم پر آنیکی توفیق دے۔ آمین!